رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۶۰۶

ڈٹھا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول

نانک قدرت دیکھکر خود یگی سب بجھوں

ضوابط

مقاصد

عمدہ اشتہار لاس ہوی

یھدی الله لنوره من یشاء

اخبار بدر

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے

(۲) عام قیمت سالانہ ۶ شش ماہی عہ واعظین اور طلباء سے عہ پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسماء گرامی سرپرستان اخبار کی فہرست میں درج ہونگے۔

ایڈیٹر محمد یوسف ودوان

(۱) اسلام کی خوبیوں اور اُس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا

(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرے سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا

(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم میں بانانک جی کی تعلیم کا پرچار کرنا

نمبر ۱۵ | جلد ۳

قادیان دارالامان سے ہر پندرہ روز شائع ہوتا ہے

زنبیل

جنگ طرابلس کی وجہ سے اطالویوں کی تجارت کو جو نقصان پہنچا ہے اس کا سرکاری اندازہ حال میں کیا جارہا ہے۔ ابھی صرف یہ معلوم ہوا ہے کہ فقط ایک صوبہ سیلان میں دو کروڑ فرینک کا خسارہ آیا ہے اور اسی پر دیگر صوبجات کا بھی قیاس کیا جائے تو معلوم نہیں کل نقصان کہاں تک پہنچیگا ؛

پیرس کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ تمام یورپین جرائد کے نامہ نگار بالاتفاق اس بات کو لکھتے ہیں کہ اہل طرابلس ایطالویوں کے اعلانات کو جو وہ عرب طرابلس کو اپنی طرف بلانے کیواسطے شائع کر رہے ہیں نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے اور اُن کو ایطالویوں کی کامل ناکامی کا ثبوت تصور کرتے ہیں۔

اور ایک آسٹروی خبر رساں کمپنی نے یہ برقی پیام بھیجا ہے کہ گورنمنٹ ایطالیا نے راز کے صیغہ میں دول کو مطلع کیا ہے کہ اُن کی وساطت کارگر نہوئی تو ایطالیا مجبور ہوکر تمام عثمانی ساحلی مقامات پر حملہ آور ہوگی اور اُنکو بمبارڈ کر دیگی اور کیا پہلے بمبارڈ کرنیکا مزا نہیں چکھا چکے ہو؟

فرانس کا اخبار دیبا لکھتا ہے کہ ایطالیا چاہے جو کرے مگر وہ طرابلس کے الحاق سے منہ دھو رکھے جب تک اس ملک کو زیر نہ بنالے الحاق کا نام ہی نام رہیگا۔

عثمانی تار برقی خبروں کی کمپنی کا ایجنٹ تونس کے بندرگاہ دھیبات سے میدان جنگ کی ایک خبر ارسال کرتا ہے کہ عثمانیوں کی اخلاقی حالت بہت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اور سامان خوراک وغیرہ ان کے پاس بکثرت موجود ہے۔ اور فرانس کے اخبار پٹی مرب کا جنگی نامہ نگار اپنے اخبار کو مطلع کرتا ہے کہ بنغازی کے عثمانی سپہ سالار کے پیام سے منکشف ہوا ہے کہ وہاں ۱۳۔ مارچ کو عرب سپاہ نے دو ایطالی کمپنیوں کے لئے کمین لگا کر مقام فوہات بنس ان کو سخت نقصان پہنچایا اور پسپا کر دیا۔ ایطالی بہت سا رسد اور جنگ کا سامان چھوڑ کر بھاگ گئے

ایطالویوں کی درماندگی کے عنوان سے فرانس کا اخبار لیبرٹی اپنے نامہ نگار طرابلس الغرب کی یہ مراسلت شائع کرتا ہے کہ حال میں جو معرکہ مقام عین زارہ میں ہوا اس میں ایطالی سپاہ نے شریک جنگ ہونے سے انکار کر دیا۔

اور اخبار طان کا طرابلسی مخبر لکھتا ہے کہ جنرل کاینو کے کسی کارروائی کا انتظار کرتے کرتے ایطالی سپاہی عاجز آگئے ان کی ہمتیں پست ہوگئی ہیں اور اخلاقی قوت مرگئی۔ خودکشی اور جنوں کی سپاہیوں میں کثرت ہے ؛

خبر آئی ہے طرابلس کا سمندر آپ ہی آپ سے خشک ہو رہا ہے اس کے باعث اٹلی کے چند جہاز دلدل میں پھنس گئے ہیں۔ میلوں تک سمندر پیچھے کو شمال کی جانب ہٹ رہا ہے۔ اس سے اطالویوں کو جنگ طرابلس میں نقصان پہنچیگا۔ کیونکہ ان کے جہاز ساحل طرابلس تک نہیں جا سکینگے ؛

عثمانی پبلک آجکل بڑے جوش و خروش سے جنگی غباروں کا بیڑہ طیار کرنے کے واسطے۔ چندہ دے رہی ہے۔ اخبار صباح چندہ کی فہرست شائع کرتا ہے اور اُمید ہے کہ بہت جلد دو ہوائی جنگی جہاز خرید کر "وطن" اور "مشورۃ" کے نام سے موسوم کئے جائینگے۔

پیرس میں قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ اطالوی بیڑہ ڈارڈنلز میں داخل ہوگیا ہے اور کہ ایسا کرتے وقت اس کا ایک جہاز زیر ضرب سے غرق ہوگیا

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا

KHILAFAT LIBRARY

سرمہ مقوی بصر

حنظل کے پودے سے میٹھے آم کے پھل کی توقع نہیں ہوتی۔ آم کی اُمید تب ہونی چاہیے جو آم کی گٹھلی بوئی جائے۔ نامور چیزیں بلاوجہ مشہور نہیں ہوتیں۔ ان کی تہ میں ایک راز ہے۔ اور وہ صرف یہ کہ ایسی چیزیں ملک میں پیش ہونے سے پہلے مجرب مفید اور بہترین اجزاء سے طیار ہوکر بارہا تجربہ کے بعد اُن کے نقصوں کی اصلاح اور اُن کے ہر پہلو پر کافی غور کیجاتی ہے۔ سرمہ مقوی بصر ہر طرح سے مفید ثابت ہوکر عرصہ دراز سے نہایت شوق کے ساتھ ہندوستان کے تمام حصوں میں بکثرت مانگا جارہا ہے۔

یہ سرمہ آنکھوں کی تمام شکایتوں کیلئے

جولا علاج نہوں یا محتاج اپریشن نہوں مثلاً دُھند۔ جالا۔ غبار۔ خارش۔ پانی گرنا۔ سرخی۔ ضعف بصر۔ ناخنہ۔ پُرباں۔ ابتدائی موتیا بند اور ککروں وغیرہ کے لئے

بیشمار ڈاکٹروں حکیموں اور دیگر معزز تحریری شہادتوں سے مفید علاج مانا گیا ہے

جو چیز ایکبار آزمائشاً ہزاروں یا لاکھوں کی تعداد میں بک جاتی ہے وہ کسی خاص عزت کی حقدار نہیں ہوتی تاوقتیکہ وہ اپنی خوبیوں کی وجہ سے بار بار نہ مانگی جائے۔ مگر ہمارے سرمہ کو بارہا مانگے جانے کے متعلق اس قدر تحریری شہادتیں ہمارے دفتر میں موجود ہیں اور موصول ہو رہی ہیں کہ اخبار نور اور کئی دیگر اخبارات میں سرمہ کے ہر اشتہار کے ہمراہ ایک نیا سرٹیفکٹ شائع ہو رہا ہے۔ سرٹیفکٹوں کی کثرت کیوجہ سے ہم وعدہ

ہم وعدہ کرتے ہیں

کہ ہم عمر بھر کبھی بھی ایک سرٹیفکٹ دوبارہ اس اخبار میں شائع نہیں کرینگے۔ جو اس میں ایکبار شائع ہوچکا ہوگا

قیمت فی شیشی

۱ تولہ ۸ر ۲۔ تولہ ۱۴ر ۳ تولہ ۱۸ر ۴ تولہ ۲۴ر
۵ تولہ ۳۰ر خرچہ وی پی بذمہ خریدار

یکمشت دس تولہ اور اُس سے زیادہ کے خریدار سے

خواہ کسی ایک وزن کی یا مختلف وزن کی شیشیوں میں طلب کیا جائے۔ خرچہ وی پی نہیں لیا جاتا۔

مذکورہ بالا قیمتوں میں اس امر کا خیال رہے کہ ۵ تولہ سرمہ کی قیمت دو روپیہ اُس صورت میں لیجاتی ہے جبکہ ۵ تولہ ایک شیشی میں طلب کیا جائے اگر ۵ تولہ سرمہ ایک ایکتولہ کی پانچ شیشیوں میں طلب کیا جائیگا تو قیمت اڑھائی روپیہ ہوگی علی ہذا القیاس

براہ راست ملنے کا پتہ

شیخ غلام رسول جنرل مرچنٹ و سوداگر ادویہ (ڈائمنڈ ہال گجرات۔ پنجاب)

نقل چٹھی (۲)

جناب ڈاکٹر ستیارام صاحب مجسٹریٹ و منصف درجہ اول ریاست بڑی سہاودھی میواڑ راجپوتانہ

بخدمت جناب شیخ غلام رسول صاحب ڈائمنڈ ہال گجرات

آپ کا سرمہ دُھند۔ ابتدائی سوتیا بند اور کمزوری چشم کے واسطے مفید ہے۔ میں نے مذکورہ بالا امراض میں چند مریضوں پر آزمایا۔ اور مفید پایا۔

سرمہ لگانی کی سلائیاں

دیکھا جاتا ہے کہ لوگ سرمہ لگانے کی سلائیاں طبی اصول کے برخلاف کھودتے ہیں۔ میلی۔ زنگ آلودہ۔ تیز۔ نوکدار اور کئی قسم کی نقص دار استعمال کرکے بجائے فائدہ کے نقصان اُٹھاتے ہیں۔

ہم نے طبّی اصول کو مدِ نظر رکھ کر

سرمہ لگانے کی سلائیاں خود طیار کی ہیں جو ہر نقص سے بے عیب اور استعمال میں خاص مفید ہیں

سلائی نمبر ۹۔ یہ سلائی خاص طور سے تیار ہوئی ہے نہایت شاندار ہے تحفہ کے طور دینے کے قابل ہے تمام سلائی پر خاص سونا چڑھایا گیا ہے قیمت فی سلائی ۴

سلائی نمبر ۱۳۔ یہ سلائی خاص چاندی کی بناکر مہروں پر خالص سونا چڑھایا گیا ہے قیمت فی سلائی ۴

سلائی نمبر ۲۵۔ یہ سلائی چاندی کی نہیں ہے مگر تمام سلائی پر خالص سونا چڑھایا گیا ہے قیمت فی سلائی ۱۲

براہ راست ملنے کا پتہ

شیخ غلام رسول جنرل مرچنٹ و سوداگر ادویہ (ڈائمنڈ ہال گجرات پنجاب)

رفیق نسواں

قیمت فی بکس چھ روپیہ۔ خرچہ وی پی یا رسل ہر بکس کیلئے موازی ۸ر ہندوستان کے ہر حصہ میں ریلوے پر پہنچا دیا جاتا ہے، پر بکس پہنچا دیا جاتا ہے۔

رفیق نسواں کے نام سے ایک نہایت خوبصورت (قابل تحفہ) بکس مخمل سے منڈھا ہوا اور اندر کیطرف خوشنما ساٹن۔ (ریشمی کپڑا) لگا ہوا ذیل کی نامور چیزوں سے تیار کیا گیا ہے

(۱) سرمہ مقوی بصر ایک شیشی وزنی ۵ تولہ تمام ہندوستان میں مقبول مانا ہوا (۲) سرمہ لگانے کی سلائی نمبر ۹۔ تمام سلائی پر خالص سونا چڑھا ہوا (طبی اصول پر بنی ہوئی) (۳) خوشبو شم النسیم ایک شیشی کپڑوں میں لگانے کی نہایت فرحت بخش خوشبو ہے۔ یہ خوشبو اسوقت ہندوستان بھر میں ممتاز مانی جاچکی ہے بڑھیا مخمل کا نہایت خوبصورت بکس (اس میں متذکرہ بالا اشیا لگی ہوئی ہیں) یہ بکس معزز بیگمات کے لئے نہایت دلکش تحفہ مانا گیا ہے۔ یہ بکس پسندیدہ اور شفیق ساتھی سمجھا گیا ہے۔ اس لئے پیاری بیٹیوں کو جہیز میں دیا جاتا ہے۔ ہندوستان کے معزز گھرانوں میں کسی بہو بیٹی یا بیوی کو اس بکس سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔

(براہ راست ملنے کا پتہ:-

شیخ غلام رسول جنرل مرچنٹ سوداگر ادویہ (ڈائمنڈ ہال گجرات پنجاب)

ویدِ مقدس اور شری گورو گرنتھ صاحب

KHILAFAT LIBRARY

آجکل ہندو دوست تن دہن سے اس امر کی کوشش کر رہے ہیں کہ سکھ صاحبان کی مذہبی کتب سے کھینچ تان کر سکھ گورووں کو ویدوں کا مداح ظاہر کیا جاوے اور نہ صرف مداح ہی بلکہ عقیدت کیش۔ اس کے متعلق ہندو صاحبان نے کوئی حیلہ اور دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ کہیں تو ہندو نما سکھوں سے وید کی حمایت میں ٹریکٹ اور کتابیں لکھائی جا رہی ہیں اور کہیں سکھ نما ہندوؤں کے لیکچروں کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ اور کہیں "سکھ ہندو ہیں"، "خالصہ مت اُپدیش" وغیرہ نامی کتابیں گورمکھی حروف میں شائع کر کے اڈھا دُھند سکھ کمیونٹی میں تقسیم کیجا رہی ہیں غرضیکہ ہندو صاحبان کی اس ان تھک کوشش کو دیکھ کر بیساختہ منہ سے **آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو** کا کلمہ منہ سے نکلتا ہے۔

خدا کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا

ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ خواہ وہ محنت مومن کی طرف سے ہو یا کافر کی طرف سے اللہ تعالیٰ ہر ایک انسان کو اس کی محنت کا پھل دیتا ہے یہ ایک قدرت کا اٹل قانون ہے جس کے نظائر کا مشاہدہ ہم روزمرہ کرتے ہیں۔ ہندو صاحبان نے جب سکھوں میں اپنے عقیدہ اور ارادت کی اس ان تھک محنت سے اشاعت کی تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ ہندو صاحبان گوہر مقصود کو پاتے۔ چنانچہ ہندو صاحبان کی اُمیدیں بر آئیں اور وہ اپنے ارادوں اور مقاصد میں خاطر خواہ کامیاب ہوئے۔ ہندو صاحبان کی لگاتار کوشش نے سکھوں میں دو فرقے پیدا کر دیئے۔ ایک وہ جو اپنے آپ کو پراچین سکھ یا ویدوں کے عقیدتمند سمجھتے ہیں اور جو ہندوؤں کی لگاتار محنت کا پھل ہے۔ اور دوسرا وہ جو اپنے آپ کو تت خالصہ یعنی ہندوؤں سے الگ اور ویدوں کو نہ ماننے والے۔ بہرحال ہندو صاحبان کی ان تھک اور لگاتار کوششیں ٹھکانے لگیں اور وہ اپنے مقصد میں خاطر خواہ کامیاب ہوئے

کھانیوالے کھا گئے اور گھر کے گائیں گیت

دوسری طرف مسلمان ہیں جن کے پاس روز روشن کی طرح یہ ثبوت ہے کہ درحقیقت سکھ دھرم کا منبع یا نکاس اُسی آبِ حیات کے سمندر سے نکلا ہے جس سے ہم شیریں کام ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کا یہ دعویٰ اٹکل پچو باتوں پر مبنی نہیں بلکہ اُن کے پاس سکھ صاحبان کی مذہبی اور مستند کتابوں کے ذریعہ سے ویسے ہی بدیہی اور صریح ثبوت موجود ہیں جسطرح دن کا ثبوت سورج ہے۔ مگر کیا مجال کہ اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو جو چند اغواؤں کے باعث جادہ اسلام سے دور جا پڑے ہیں انھیں دوبارہ گلے لگانے کی کوشش کریں دوسری طرف ہندو صاحبان ہیں ان کے ہاتھ میں نہ کوئی دلیل ہے اور نہ ہی ثبوت ہے مگر ان میں ایک اٹل ارادہ اور ان تھک کوشش کام کر رہی ہے جس نے تھوڑے ہی عرصہ میں نمایاں کام کر دکھلایا۔ اور ہم منہ تاکتے کے تاکتے ہی رہ گئے آہ۔ ؎

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے۔

ہم باوجود کچھ بھی نہ کام کرنیکے اتمام حجت کے دعویدار ہیں

چند دنوں کا ذکر ہے کہ ایک گریجویٹ کرمفرما جو محکمہ سول میں ایک ممتاز عہدہ پر متعین ہیں نے ملاحظہ ایڈیٹر نور سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بتلائیے سکھوں میں تبلیغ کا کیا حال ہے تا ہنوز میں اس کا جواب دینے بھی نہ پایا تھا کہ ایک اور معزز کرمفرما نے جواب دیا کہ اب سکھوں میں تبلیغ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ سکھوں پر اتمام حجت ہو چکی۔ بظاہر کہنے کو تو یہ الفاظ ایک یا دو منٹ میں ختم ہو گئے مگر بجلی کی رو کیطرح میرے رونگٹے رونگٹے میں کپکپاہٹ پیدا ہو گئی اور اگرچہ ادب مانع تھا مگر مثل مشہور ہے کہ "شرع میں شرم نہیں کرنی چاہیے" میں خاموش نہ رہ سکا عاجزانہ حجاب کو پھینک کر نہایت جرأت مگر ادب کے ساتھ عرض کی کہ آہ ہم جوان ہونے سے پہلے ہی بڈھے ہو گئے۔ بتلائیے ہم نے کونسی کتاب تبلیغ کے لیے سکھوں میں مفت تقسیم کی اور پھر کونسا ٹریکٹ یا پمفلٹ گورمکھی میں لکھ کر سکھوں میں اشاعت کے لیے مفت بانٹا

حضرت اقدس مسیح موعود مسعود علیہ السلام کی یہ زبردست خواہش تھی کہ سکھوں میں تبلیغ کے لیے گورمکھی میں متعدد کتابیں لکھ کر مفت تقسیم کیجائیں ہمارا ایمان ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ زمانہ عنقریب آنے والا ہے جب حضرت کا یہ فرمان پورا ہوگا۔ جن دنوں آپ چشمہ معرفت لکھ رہے تھے اور آپ نے ازراہ کرم گرنتھ اور جنم ساکھی وغیرہ سے سچے مذہب اور بانی سکھ دھرم حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی اصلی تعلیم کو آشکارا کرنے کی خدمت میرے سپرد کی جس کا بہت سا حصہ چشمہ معرفت کے اخیر حصہ میں درج ہے تو اُن ایام میں حضور والا نے اندراج خداوندی دو تین گرامی نامہائے کے ذریعہ بندہ کو تحریر فرمایا تھا کہ ہماری خواہش ہے کہ سکھوں میں گورمکھی ٹریکٹ لکھ کر مفت تقسیم کئے جائیں وہ آپ کے ارسال کردہ نوازشنامہائے بندہ کے پاس موجود ہیں اور جس کے لئے بندہ اشاعت فکر میں ہے کہ جسقدر جلدی ہو سکے حضرت اقدس کے حکم کو بجا لا کر ثواب دارین حاصل کروں میرے بزرگو سکھوں پر اتمام حجت کا حق ہندو صاحبان

کو تو ضرور نہیں پہنچتا ہے۔ جنہوں نے متعدد گورمکھی کتابیں لکھ کر بھی صاحبان میں مفت تقسیم کیں پھر بھی بس نہیں انکی جرأت اور حوصلہ اور کوشش روز افزوں ہوتی جارہی ہے۔ مگر دوسری طرف ہم ہیں جنہوں نے نہ تو کوئی کام کیا ہے مگر تس پر بھی ہم یہ کہے جارہے ہیں کہ بس ہم نے اتمام حجت کردی۔ اگر اتمام حجت اسیکا نام ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے عیسائیوں۔ یہودیوں بجوسیوں آریوں۔ برہموؤں دیوسماجیوں وغیرہ غرضیکہ دنیا کے کل ادیان پر اتمام حجت کردی۔ چلو چھٹی ہوئی نہ اب اشاعت کیضرورت اور نہ مذہبی مباحثات کا کھٹکا میری اس جرأت آمیز صاف گوئی کو سنکر وہ بزرگ بالکل خاموش ہوگئے اور اپنے پہلے ارادہ کو بدل کر فرمانے لگے کہ ہاں آپ کی بات تو بالکل درست ہے آجتک ہماری طرف سے کوئی گورمکھی کتاب سکھوں میں تبلیغ کے لئے شائع نہیں ہوئی

آہ۔ کسقدر افسوس وہ امر ہے کہ ہم باوجود کچھ بھی نہ کرنے کے اتمام حجت کے دعویدار ہیں ایک دوربین نگاہ اور سوچنے والا دماغ مذہبی دنیا پر سرسری نظر ڈالنے سے بخوبی اس امر کی تہ کو پہنچ سکتا ہے کہ دیگر ادیان میدان ترقی میں جس جگہ پہنچ چکے ہیں ابھی تک ہم نے اسطرف سخن بھی نہیں کیا۔ آریہ سماج نے متعدد کتابیں گورمکھی میں لکھ کر سکھ صاحبان میں تقسیم کیں اور پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ باقاعدہ ایک گورمکھی ماہواری رسالہ "پنجابی سورما" نامی سکھوں میں اپنے دھرم کے پرچار کے لئے آریہ سماج نے جاری کر رکھا ہے۔ اسیطرح مسیح صاحبان۔ متعدد کتابیں گورمکھی میں لکھ کر گورمکھی داں پبلک میں تقسیم کرکے اپنے مذہب کی اشاعت میں منہمک ہیں۔ مگر باوجود اسقدر کام کرنے کے بھی اس قوم کے کسی فرد کو ایسی دلیرانہ مگر نتیجہ کے لحاظ سے یاوسانہ جرأت نہیں پڑی کہ وہ لوگوں کو یہ کہیں کہ اب ہم نے فلاں قوم پر اتمام حجت کردی اور اب ہمیں کچھ کرنے کیضرورت نہیں رہی۔ بس ہاتھ پر ہاتھ دھر کر حلوہ مانڈہ ہڑپ کرتے جاؤ۔ اور اگر کوئی غیر مذہب کا آدمی ہمارے مذہب پر اعتراض کرے تو بس کانوں میں انگلیاں دے لو اور آہستہ سے یہ کہدو کہ ارے بھائی ہم نے تم پر اتمام حجت کردی اب تو کیا کہتا ہے اور اگر کوئی دوسرا آدمی اٹھ کر ہمارے مذہب کے برخلاف کوئی کتاب لکھے تو پھر اسکو یہ دوحرفہ جواب دیدو کہ ہم نے تم پر اتمام حجت کردی۔ اب تمھاری کتابیں لکھنی فضول ہیں اور اگر وہ اس پر بھی باز نہ آوے تو اس پر دعویٰ داغ دو کہ ہم نے اسپر اتمام حجت کردی مگر یہ پھر بھی ہمارے مذہب پر اعتراض پر اعتراض کئے جارہا ہے۔ ایسے آدمیوں کو چاہیئے کہ وہ اس مضمون کا ایک پمفلٹ چھاپکر عوام الناس کے پاس بھیجدیں کہ کوئی شخص کسی مذہبی انسٹی ٹیوشن کو ایک کچی کوڑی تک نہ بھیجے کیونکہ اب دنیا کے کل ادیان پر اتمام حجت ہوگئی اب کسی کے اعتراض کا جواب دینے اور کسی مذہب میں تبلیغ کرنے کیضرورت نہیں رہی"

گیا ہمارے معزز کرمفرما ایسا کرینگے اور وہ بھلا ایسا کیوں کرنے لگے۔ کیونکہ اس سے تو خود ایک یا دوسرے رنگ میں اپنے آپ پر بھی ایک خطرناک اثر پڑنیکا اندیشہ ہے۔ آہ اسوقت درحقیقت ہماری حالت قابل رحم ہے۔ غیر مذاہب کے لوگوں نے اپنی لگاتار اور پے درپے چوٹوں سے اسلام کے آہنی قلعہ میں رخنے ڈال دئے ہیں مگر وہ لوگ جو اس آہنی قلعہ میں آرام کر رہے ہیں وہ یہ کہکر خاموش ہوجاتے ہیں کہ اب تمام مذاہب پر اتمام حجت کردی اب نہ حفاظت کیضرورت اور نہ ہی اقدام کی حاجت ہے۔ مزے سے چپ چاپ بیٹھے حلوہ مانڈہ کھاتے جاؤ اوہ کس قدر دردانگیز اور بھیانک نظارہ درحقیقت اسلام پر اب مشکل کا وقت ہے آہ اسوقت مجھے ایک سبق آموز واقعہ یاد آگیا جس نے مجھے کپکپا دیا ہے۔

ایرانیوں نے جب ۲۵ لاکھ فوج سے یونان پر حملہ کیا تھا اسوقت یونان کے دو ہزار آدمی مع شاہ اسپارٹا کے ایک گھاٹی میں ایرانیوں کے ہاتھ سے کٹ کر مرگئے تھے ان لوگوں نے صرف اپنے وطن کی حمایت میں جان دی تھی۔ میں اسی جگہ جہاں اس کا مقتل تھا ایک پتھر پر یہ عبارت کندہ کرکے لگادی گئی تھی

"اے وہ شخص جو سپارٹا کو جاتا ہے اسپارٹا والوں کو یہ پیغام پہنچادے کہ اس کے جاں نثار دوست یہاں آرام کر رہے ہیں"

KHILAFAT LIBRARY

یہ عبارت خود ہی کیا کم موثر تھی مگر اس سین نے اسے اور بھی موثر بنادیا۔

جب کوشش ہورہی تھی کہ یونان والوں کو ترکوں کے ہاتھوں سے آزادی دلائی جائے۔ جب انگلستان کا مشہور آتش زبان شاعر لارڈ بیرن اس مقام پر جاکے کھڑا ہوا اور عجیب درد کے لہجے میں اپنی وہ نظم پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہے:۔

"اے سپارٹا کے دوستو! اور یونان پر جان قربان کرنے والو یونان والوں میں اب اتنا دم نہیں ہے کہ آپ اپنی مدد کرسکیں نہ کوئی ان کا یار ہے نہ مددگار رہے اس بیکسی کے وقت میں خواب غفلت سے اٹھو اور سپارٹا والوں کی مدد کرو"

اس نظم نے یورپ بھر میں ایک تھلکہ مچادیا تھا اور اسی جوش کا یہ نتیجہ تھا جو آج دیکھتے ہو کہ یونان سلطان روم کی ماتحتی سے آزاد ہے اور ترکوں کے مقابلہ پر آمادہ ہوتا رہتا ہے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اسلام بھی اب اسی بیکسی کے حالت میں ہے بلکہ وہاں تمام دول یورپ مدد کو آمادہ تھیں یہاں کوئی پرساں حال بھی نہیں کیا مسلمانوں کا ادبار اس درجہ کو پہنچ گیا کہ کوئی اتنا بھی نہیں جو اسلام کے اولیاء اور صلحاء کے مقابر پر جاکھڑا ہو اور اسلام کے قدیم بستر خاک پر سونیوالوں بہادروں اور عاشقوں سے وہ جملہ کہدے جو خاک یونان میں سونیوالے سے لارڈ بیرن نے کہا تھا وہ کہے۔

"اے اگلی سراپا رونق بزم اسلام کے ممبر خواب عدم سے چونکو آنکھیں ملتے ہوئے اٹھو اور دیکھو کہ اسلام

ہے تم بڑی رو نق پر چھوڑ گئے تھے وہ کس حالت
ادبار کو پہنچ گیا۔ نہ کوئی اس کا موئس دیا رہے ایسے
وقت میں تمہارا اٹھنا ضروری ہے ہمت کے پانوں
سے کھڑے ہو اور جس کی پہلے مدد کی تھی اس کی پھر
کرو" خیر یہ ایک چوکہ رسیدہ دل سے درد بھرے الفاظ
نکل گئے ہیں اب میں اصل مضمون کیطرف رجوع کرتا
ہوں۔ جو فتوٰی شری گرو گرنتھ صاحب وید مقدس
کے متعلق دیتا ہے وہ ہندو صاحبان کے لئے ہرگز
قابل ستائش اور قابل فخر نہیں ہوسکتا۔ نمونہ کے طور
پر ہم چند شلوک گرنتھ صاحب سے ویدوں کے متعلق
ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جن پر نظر ڈالنے سے فوراً واضح
ہو جائیگا کہ گورو صاحبان ویدوں کے متعلق کیا عقیدہ
رکھتے تھے۔ بہر حال وہ شلوک یہ ہیں۔

(۱) ساست بید بکے کھڑو بھائی کرم کروسناری
پاکھنڈ میل ناچوکئے بھائی انتر میل وکاری
(سورٹھ محلہ ۱)

ترجمہ شاستر وید جو تعلیم انسان کو دیتے ہیں اُس تعلیم
پر عمل پیرا ہونے سے دل پاپوں کی میل اور گناہوں کی
آلودگی سے ہرگز پاک نہیں ہوسکتا" اس سے معلوم
ہوسکتا ہے کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ وید اور
شاستروں کو کس نگاہ سے دیکھتے تھے پھر اور گرنتھ
صاحب میں لکھا ہے

پنڈت امیل ناچوکئے جے وید پڑھے جگ چار
گرنتھ کہتا ہے اے پنڈت اگر شروع دنیا سے
قیامت تک ویدوں کا پاٹھ کیا جاوے تو بھی دل
گناہوں کی میل سے صاف نہیں ہوسکتا پھر آگے
چلکر شری گرو گرنتھ صاحب میں لکھا ہے۔

برھما مول وید ابھیاسا
تسٹے اوپجے وید موہ پیاسا
(گوڑی الف پدی م ۳)

پھر آگے چلکر لکھا ہے

ترے گن بانی وید وبچار
بھکھیا میل بھکھیا وا پار (ملار ۳)

افسوس کہ ہم باعث چند در چند وجوہ ان شلوکوں
کے ترجمہ دینے سے احتراز کرتے ہیں۔ ایک دو دفعہ
نظر تعمق کے دیکھنے سے ناظرین پر یہ امر خود بخود
آشکارہ ہو جائیگا۔ کہ گورو صاحبان ویدوں کے
متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے پھر آگے جا کر لکھا ہے

پڑھ وے سگلے وید ناچوکے من بھید
ایک کھن نا دھیرے میرے گھر کی پنچا

یعنی تمام ویدوں کے پڑھنے اور اُنپر تدبر کرنے
سے بھی وساوس انسانیہ کا ازالہ نہیں ہوسکتا
پھر آگے چلکر گرنتھ میں لکھا ہے

وید بانی جگ ورو تا ترے گن کرے وچار
بن نادیں جم ڈنڈ سہے مرجیے وار دوار
(ملار محلہ ۳)

اس کا مطلب یہ ہے کہ برہما وشن اور مہیش کے
تدبر اور تجسس کے بعد ان کے نزدیک ویدوں
میں جو سب سے بڑھ کر خوبی اور گیان نظر آیا
وہ یہ تھا کہ بغیر خداوند تعالیٰ کے عبادت کے
روح مختلف قالبوں میں حلول کریگی۔ اس جگہ
شری گرنتھ صاحب نے ہندوؤں کے مسلمہ عقیدہ تناسخ
کو طنزیہ رنگ میں بیان کیا ہے جس سے بدیہہ
طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ از روئے گرنتھ تناسخ
جائز نہیں۔ پھر آگے چلکر لکھا ہے۔

پڑھ پڑھ پنڈت منی تھکے وید ونکا ابھیاس
ہر نام چیت نہ آوی نہہ نیچ گھر ہوے باس
(ملار محلہ ۳)

گرنتھ کہتا ہے کہ رشی اور منی بھی ویدوں کو پڑھ پڑھ
کر تھک گئے اور خداوند تعالیٰ کے گیان سے نا
واقف رہکر مکتی اور نجات سے دور رہے پھر آگے
چلکر گرنتھ صاحب میں لکھا ہے

برہمے چار ہی وید بتائے
سرب لوگ میں کرم چلائے۔
جن کی لوہر چرن نہ لاگی
تے دیدن سے بھے تیاگی

جن کے من ہر چرن ٹھہراؤ
سو سمرتن کے راہ نا آؤ

گرنتھ کہتا ہے کہ برہما نے چار وید رچے اور
لوگوں کو اس کی پیروی اور تلقین کی تاکید کی مگر
جو لوگ دُنیا کے جنجالوں اور کندوں سے چھٹکارا
حاصل کر کے مکتی اور نجات کو حاصل کرنا چاہتے
تھے اُنھوں نے ویدوں کو ترک کر دیا۔

اگر ہم چاہتے تو ہم اور بھی شری گورو گرنتھ صاحب سے
متعدد شلوک ویدوں کے متعلق لکھ سکتے تھے
مگر طوالت مانع ہے اس لئے انہیں شلوکوں پر
اکتفا کیا گیا اور ہمارے نزدیک شری گورو گرنتھ
صاحب میں ویدوں کے متعلق عقیدہ دیکھنے کے
لئے یہ شلوک کافی سے بڑھ کر ہیں اگر عمر نے وفا کی
تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ کسی دوسرے موقعہ پر اس
مسئلہ پر کافی سے زیادہ روشنی ڈالینگے۔

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ نکات رائیں

کیا گورو کے بغیر گیان حاصل ہوسکتا ہے

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ گورو کے بغیر گیان حاصل نہیں ہوسکتا خواہ اس گورو سے وہ کامل و اکمل گورو قادر ذوالجلال سے مراد لیجاوے جو بھولے بھٹکے انسانوں کو اپنی معرفت کی تجلی کے ذریعے چاہ ضلالت سے نکالکر توحید کیطرف رہبری فرماتا ہے اور خواہ اس گورو سے پیغمبر اور رسول اور خلفاء وغیرہ لئے جاویں جو خداوند تعالیٰ کی معرفت تامہ کو حاصل کر کے لوگوں کو اُس قادر مطلق کے اذن اور حکم کے ماتحت عوام الناس کو صراط مستقیم کیطرف بلاتے ہیں بہر حال ایک مسلمہ امر ہے جس کے لئے کل سماوی کتب اور کل انبیاء و رسل شہادت دیتے ہیں مگر لائل گزٹ کے ایڈیٹر صاحب محض اپنے گورو کی شان کو بلند اور ارفع کرنے کے لئے اس قانون

قدرت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے فرماتے ہیں
"جہاں عالم نے شری گرو نانک دیو جی مہاراج میں
وہ وہ تمام صفات جو کسی رہبر کامل کی ذات میں ہونے
ضروری ہیں پاکر انکو گرو تسلیم کیا وہاں انکی **تعلیم کو بھی ان ہی کی تعلیم سمجھ کر قبول کیا اور یہی کامل رہبر کی شناخت کی زبردست کسوٹی ہے** - کسی پیغمبر یا نبی نے براہ راست (Direct form) اپنی تعلیم کو لوگوں تک نہیں پہنچایا بلکہ خدا کی معرفت یا الہام کیصورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا"

اس اخذی عبارت پر جہاں ہم نے جلی حروف کر دیئے ہیں ذرا اُن الفاظ کو ناظرین غور سے پڑھیں تو ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کی تحریر کی معقولیت خود بخود عیاں اللہ آشکارا ہو جائیگی ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ بلا کسی لاگ و لپیٹ کے یہ فرماتے ہیں کہ گورو مہاراج کی تعلیم **کو انہی کی تعلیم سمجھ کر لوگوں نے قبول کیا**" گویا ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کے نزدیک گورو مہاراج کی تعلیم الہٰی تعلیم نہ تھی بلکہ ذاتی رائے تھی تعلیم کا پرچار تھا - اس امر کے قبول کرنے سے جو زبردست زد سکھ دھرم پر پڑتی ہے اُسے ہم احاطۂ تحریر میں لانے کے لئے طیار نہیں - جب ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ اکانت میں اسپر غور کرینگے تو اس کا تاریک پہلو انپر خود بخود روشن ہو جائیگا -

ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ نے گورو نانک دیو مہاراج کی تعلیم ذاتی تعلیم تھی یا الہٰی یہ گیان کے ماتحت

مذکورہ بالا کوٹیشن میں سکھ دھرم اور سکھ دھرم کے مقدس ترین بزرگان ملت کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے اس سے اُس دھرم اور بانئ دھرم کی پوزیشن کو عوام کی نظر میں ایک گونہ تاریکی میں ڈالدیا ہے - مگر اس موقع پر میں اپنا فرض اولی سمجھتا ہوں کہ لائل گزٹ کے اس خیال کی اشاعت سے بانئ سکھ دھرم کی ذات والا صفات پر جو حرف آنے کا احتمال ہے اس کو دور کیا جاوے اور اس کے لئے ہم مجبور ہیں - بانئ سکھ دھرم حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ جن کے ساتھ ہمیں کمال کا اُنس اور محبت ہے اُس محبت اور پریم کا تقاضا ہمیں رہ رہ کر مجبور کرتا ہے کہ ہم واقعات سے پردہ اُٹھا کر لوگوں پر حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ کی اصلی پوزیشن کو ظاہر کیا جاوے - لائل گزٹ کا یہ لکھنا کہ "لوگوں نے **گورو مہاراج باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو انہی کی تعلیم سمجھ کر قبول کیا اور کسی پیغمبر یا نبی نے براہ راست اپنی تعلیم کو لوگوں تک نہیں پہنچایا بلکہ خدا کی معرفت یا ارشاد یا الہام کے ذریعہ دنیا کے سامنے پیش کیا**"

لائل گزٹ کے ایڈیٹر کا یہ ایجاد بندہ عوام الناس کو سکھ دھرم کی طرف سے بہت کچھ مغالطہ میں ڈال سکتا ہے جسکو ہم ایک آن واحد کے لئے بھی پسند نہیں کرتے - شری گرو نانک دیو مہاراج نے شری گرو گرنتھ صاحب میں متعدد بار پکار پکار اس امر کا اعلان کیا ہے کہ جیسا حکم مجھے اللہ تعالیٰ کیطرف سے آتا ہے میں ویسا ہی لوگوں پر ظاہر کرتا ہوں - اس کے لئے شری گرو نانک دیو جی مہاراج کا یہ قول نا ممکن الجرح اور اس امر کا بیّن گواہ ہے

"جیسے آوے خصم کی بانی تیسڑا کریں کہاں گیان دے لالو" (محلہ ۱)

مطلب گورو نانک جی مہاراج اپنے ایک عقیدت کیش مرید بھائی لالو کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ جیسے حکم مجھے اُس مالک یوم الدین اور قادر مطلق کیطرف سے آتا ہے ویسا ہی ہم لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں -

باوا نانک جی کی اسی ایک شہادت سے لائل گزٹ کے ایڈیٹر کا دعویٰ بے دلیل باطل اور کافور ہو جاتا ہے -

پھر دوسری جگہ باوا نانک جی گرنتھ میں حقیقی گورو اور اُس کے گیان کی اشد ترین ضرورت کو بدیں الفاظ آشکارا فرماتے ہیں

جے سو چندہ اوہے سورج چڑھی ہزار
ایتی چانن ہندیاں گورو بن گھور اندھار

گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ اگر ایک کے چاند اور ہزار سورج کی روشنی بھی ہو تو باوجود اس قدر عظیم روشنی کے بھی خداوند تعالیٰ کے گیان کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا ہے - بھلا خداوند تعالیٰ پر ایسا بھروسہ رکھنے والا انسان کبھی اپنی تعلیم کو لوگوں پر اپنی ذاتی تعلیم کہہ سکتا تھا - اور پھر باوا جی کے گرنتھ میں اس قول کی موجودگی میں

"جیسے آوے خصم کی بانی تیسڑا کریں کہاں گیان دے لالو"

یعنی جیسا اُس مالک یوم الدین کیطرف سے حکم ہوتا ہے میں ویسا ہی لوگوں پر ظاہر کرتا ہوں - اب اس صریح ارشاد اور حکم کی موجودگی میں کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ باوا نانک جی نے اپنی تعلیم کو **خدا کی معرفت ارشاد یا الہام کی صورت میں لوگوں کے سامنے پیش نہیں کیا** ؟

شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے نکتہ خیال سے حقیقی گورو کون ہے

گرنتھ صاحب سے حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ہم چند شلوک اس جگہ نقل کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے جناب ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ ازراہ کرم ان شلوکوں کو نظر تعمق سے پڑھیں اور اس کی حقیقت کو پہنچیں بہرحال گرنتھ کے وہ شلوک جو حقیقی گورو اور رہبر کی پہچان اور اس کی تقلید کا ایک فیصلہ کن راہ طالبان حق کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ یہ ہیں :- (سری راگ محلا پہلا)

عیب تن چکڑو ایہ من مینڈو کو
کمل کی سار نہیں مول پائی

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

بحضور اُستاد نت بہا کھا بوے
کیوں بوجھے جاں نا بوجھائی
آکھن ستاپوں کی پانی ایہہ من دتا مایا
خصم کی نظر ولیں پسندی جنہیں کراک دھایا
تتیہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناتوں شیطان ست کٹ جائی
نانک آکھے راہ پر چلنا مال دھن کت کرن سچائی

فی الحال ہم اس کا ترجمہ کرنے سے احتراز کرتے ہیں کیونکہ ہو سکتا ہے بعض دوست یہ کہدیں کہ یہ آپکا ترجمہ اپنے خیال کے مطابق ہے۔ اس لئے ہم جناب ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ کو یہ تکلیف دیتے ہیں کہ وہ ازراہ کرم ذرا ان شلوکوں کا ترجمہ کردیں جس کے بعد زیر بحث مسئلہ خود بخود حل ہو جاویگا۔ کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ حقیقی گرو کسکو تسلیم کرتے ہیں اور ان کی تعلیم اور گیان کا منبع یا نکاس کس چشمہ سے ہے امید کہ ہمارے معزز مفرما جناب ایڈیٹر صاحب لائل گزٹ ان شلوکوں کے ترجمہ کیلئے ضرور اپنی توجہ منعطف فرماوینگے۔

کیا مسلمان دھرمپال کو نہیں لینا چاہتے

آرین اخبار جنکا ہمیشہ دھرمپال کے کڑوے سچ سے ناک میں دم آیا ہوا ہے اور اسکو عوام الناس کی نظروں سے گرانے کے لئے ہر طرح کی کوششیں کیجارہی ہیں مگر ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ جب دھرمپال نے مسلمانوں کے متعلق لکھا دیو سماجیوں کے متعلق اپنے سینہ کا دفینہ نکالا تو آریہ سماج کے سرکردہ اور لیڈنگ ممبروں نے نہایت شدومد سے دھرمپال کی پیٹھ ٹھونکی اور پھر جب اسی پیمانہ سے دھرمپال نے اپنے دوستوں کو ناپنا چاہا تو پھر یہ دوست چیخ اُٹھے آہ

چاہ کن را چاہ در پیش

قانون قدرت کا کیا عجیب نظارہ ہے اب آرین اخبار نے مشہور کر رکھا ہے کہ مسلمان بھی دھرمپال کو لینا نہیں چاہتے اگرچہ مہاشہ دھرمپال کی بے اعتدالیاں اور طرار پاں خواہ انھوں نے کسی سوسائٹی کے زیر اثر رہ کر سیکھیں مسلمانوں کے دلوں میں ایک حد تک کبیدگی کا موجب ہیں۔ مگر اسلام میں توبہ کا دروازہ بند نہیں ہے۔ اسلام میں کمال کی تکمیل اور غضب کی قوت جاذبہ ہے جو نیچ سے نیچ اور چنڈال سے چنڈال انسان کو بھی اپنے شایہ عاطفت میں لیکر تقویٰ اور طہارت کی بلند چوٹی پر بٹھلا سکتی ہے۔ اسلام کا دروازہ ہر وقت

ایڈیٹر صاحب دربار کا اعلان

رسالہ "دربار" کے مئی اور جون کے دو خاص نمبر یعنی بی۔ اے اور ایم۔ اے نمبر نہایت آب و تاب سے شائع ہونگے بی۔ اے نمبر میں صرف بی۔ اے پاس۔ ایم۔ اے نمبر میں صرف ایم۔ اے پاس اصحاب کے مضامین کو جگہ دیجاویگی اور سب سے عمدہ مضامین و نظموں کے لئے چھ طلائی تمغے انعام رکھے گئے ہیں۔ مضامین گریجوایٹ اصحاب کی ایک کمیٹی زیر صدارت جناب لالہ دینا ناتھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کریگی۔ مضامین نظمیں جن تاجپوشی سنہ ۱۹۱۲ء کی وجہ سے ملک میں تغیرات۔ اور ملک کی پولیٹیکل اور سوشل حالت پر اثر کے مختلف پہلوؤں پر تحریر کرنی چاہئے بی۔ اے نمبر کے لئے تمام مضامین ۲۵ اپریل سنہ ۱۲ء سے پیشتر دفتر "دربار" سیالکوٹ میں پہنچ جانے چاہئیں اور ایم۔ اے نمبر کے لئے ۱۵۔ مئی سنہ ۱۲ء تک فی پرچہ قیمت چھ آنے شائقین ضرور ملاحظہ فرماویں

کرم چندر ہتیشی ایڈیٹر دربار سیالکوٹ

سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب نور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل اعلان اپنے اخبار میں درج کرکے مشکور فرماویں ✤ چونکہ بعض احباب اپنے بچوں کے خرچ یا امداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کا روپیہ بھی کبھی میرے نام کبھی ہیڈ ماسٹر مدرسہ یا سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام بھیجدیتے ہیں جس میں سوائے کام بڑھنے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے التماس ہے کہ اپنے اپنے گانوں یا انجمن کے تمام احمدی احباب کو جمع کر کے تاکید کر دیں کہ ہر قسم کا روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے۔ اور اگر کسی قسم کی اطلاع دفتر سکرٹری میں کرنی ضروری ہو تو بذریعہ کارڈ کرانی چاہئے

سکھوں اور مسلمانوں کے روحانی تعلقات

جس نے تاریخ گورو خالصہ پڑھی ہو وہ بغیر کسی قسم کی جھجک اور حجاب کے اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اوریب سکھ گوروؤں اور مسلمانوں کے روحانی تعلقات اس قدر عقیدت پذیری اور ارادت کیشی تک پہنچے ہوئے تھے کہ کسی اور کو اس امر کے شک کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی کہ ہر دو فرقوں کے روحانی پیشوا اور اگ لگ عقائد کے پیرو تھے بلکہ مسلمان فقراء صلحا سکھ دھرم کو اپنے ملت کا ایک جزو سمجھتے تھے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اسلام اور سکھ ازم پر انشاء اللہ تعالیٰ ایک ضخیم کتاب لکھینگے جس میں بغیر کسی قسم کی لاگ لپیٹ کے صریح و بدیہہ طور پر سکھ دھرم کی مستند کتب سے سکھ گرو صاحبان اور مسلمان فقراء اور صلحاء کا باہمی عقیدت کیشی اور ارادت پذیری پر کما حقہ روشنی ڈالیں۔ اڈیٹر صاحب لائل گزٹ اپنے پرچہ میں باوجود ان خیالات کے جو ایک یا دوسرے رنگ کے ماتحت اثر پذیر ہو کر زمانہ کی ہوا کے رُخ میں نہایت تیزی سے مل رہے ہیں کو ایک حد تک نظر انداز کرتے ہوئے دبی زبان میں فرماتے ہیں:۔ "بھائی گورداس جی نے ہر ایک صوبہ میں سکھی کا ایک ایک صوبیدار یعنی مسند مقرر کیا جو اس صوبہ میں سکھی کا پرچار کیا کرتا تھا۔ ان علاقوں میں گورمت کے پرچار کا یہ حال تھا کہ جب دوسرے ست گرو گدی پر جلوہ افگن ہوتے تو ہر ایک مسند اپنے

علاقہ سے گورمکھی میں ایک پنج گرنتھی لکھوا کر پیش کرتے اکبر بادشاہ جب سنگورو ارجن دیو مہاراج کے درشن کو آیا تو اُس نے سری گرو گرنتھ صاحب کے درشن کی تمنا ظاہر کی۔ چنانچہ گرو گرنتھ صاحب کے درشن ہونے پر بھائی گورداس مہاراج کو سنگورو نے پاٹھ سنانے کا حکم دیا آپ کے پاٹھ نے سنگت میں وجد کی کیفیت طاری کردی چپ پاٹھ سماپت ہوا تو اکبر بادشاہ نے اس کے درشن کی یاد میں کچھ جاگیر دینی چاہی۔ جو پنجم بادشاہ نے منظور نہ کی۔ آخر بادشاہ کے بہت اصرار کرنے پر سنگورو نے ارشاد فرمایا کہ ملک میں قحط بہت پڑا ہے اور لوگ تباہ ہوگئے ہیں اس لئے مالیہ میں کچھ تخفیف کیجائے۔ نیکدل بادشاہ نے آپ کا فرمان سر آنکھوں پر رکھا۔ اور چہارم مالیہ سارے صوبہ کا معاف کردیا"

KHILAFAT LIBRARY

اب ان شہادتوں کی موجودگی میں کون انکار کرسکتا ہے کہ زمانہ گذشتہ میں سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات قابل رشک نہ تھے۔ سکھ صاحبان مسلمان علماء کی عزت کرتے تھے اور مسلم علماء سکھ گورو صاحبان کی حرمت کا ہر وقت پاس رکھتے تھے۔ یہ کیوں اس میں کیا بھید اگرچہ اسوقت ایک اجنبی انسان کے لئے اس کی ٹوہ اور کُنہ کو پہنچنا ذرا مشکل ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ وہ زمانہ آنیوالا ہے جبکہ مدت کے بچھڑے ہوئے دو بھائی ایک دوسرے کے گلے لگ جائینگے اور محبت اور پریم کے بے قابو ترنگ میں کہہ اُٹھینگے ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

زالہ باری سے کھیتوں کا بچاؤ

ہندوستان جیسے عظیم الشان زرعی ملک میں یہ خبر نہایت مسرت انگیز ہونی چاہیئے کہ فرانس کے ایک سائنس داں نے ان دنوں ژالہ باری کے اثر سے فصل کو محفوظ رکھنے کا ایک ایسا طریقہ دریافت کیا ہے جو بہت ہی قلیل خرچ سے کام میں لایا جاسکتا ہے یہ طریقہ اس اصول پر مبنی ہے جو بجلی کے صدمہ سے عمارات کو محفوظ رکھنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے اور سال ہا سال کے تجربہ سے کامیاب ثابت ہوچکا ہے۔ یعنی جس رقبہ کو اولوں کے صدمہ سے بچانا ہو اُس کے وسط میں ایک چھوٹا سا چبوترا ایک فٹ بلند بنایا جاتا ہے اور اسپر ایک تانبے کی سلاخ لگاکر اسکو زمین تک پہنچایا جاتا ہے یہ سلاخ قریباً تین میل طویل اور ڈیڑھ میل عریض رقبہ کی حفاظت کرتی ہے اور اس میں اولوں کا پڑنا بند ہوجاتا ہے۔ اور جو فصل اس قطعہ زمین میں بوئی جائے وہ پوری سکون کے ساتھ پک کر تیار ہوجاتی ہے اس چبوترے اور سلاخ کی لاگت اتنے بڑے رقبہ کی پیداوار کے مقابل جسکو وہ محفوظ رکھے گی کچھ زیادہ نہیں ہے اور گورنمنٹ تو اس کا عملی تجربہ ضرور ملک کے مختلف حصوں میں شروع کردینا چاہیئے ؎

عیسائی لوگ اپنے مذہب پر کس قدر خرچ کرتے ہیں

اہل مغرب جہاں روپیہ کمانا جانتے ہیں وہاں روپیہ خرچ کرنا بھی جانتے ہیں ہم میں سے شیر بعد تو یہ دونوں باتیں نہیں جانتی۔ لیکن جو روپیہ کمانا جانتے ہیں افسوس ہے کہ وہ خرچ کرنا نہیں جانتے امریکہ کی ایک سوسائٹی بنام "دنیا واروں کی مشنری تحریک" کی تازہ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سوسائٹی کے ذریعہ صرف اضلاع متحدہ امریکہ اور کینیڈا سے غیر ملکوں میں عیسائی مذہب کی اشاعت کے لئے پچھلے پانچسال کے عرصہ میں قریباً ۴ کروڑ روپیہ بھیجا گیا۔ گویا ہر سال قریباً ایک کروڑ روپیہ غیر ممالک میں عیسائی مذہب کی اشاعت کے لئے صرف ایک سوسائٹی نے امریکہ کے صرف دو ملکوں اضلاع متحدہ کینیڈا سے روانہ کیا اس کے علاوہ انگلستان مذہب والوں کو اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے ۱۹۱۱ء میں جو روپیہ ملا اس کی بابت نہیں اسقدر معلوم ہوا ہے کہ گیارہ سال پہلے یعنی سنہ ۱۹۰۰ کی نسبت اس کی تعداد تین کروڑ روپیہ زیادہ ہے۔ عیسائی مشنری اپنے اشاعت مذہب کے لئے اسقدر روپیہ کہاں سے لاتے ہیں۔ اس میں راز یہ ہے کہ جہاں مسٹر کارنیگی اور راک فلر جیسے کروڑوں روپیہ پیدا کرسکتے ہیں وہاں وہ لاکھوں روپیہ اشاعت مذہب اور تعلیم کے لئے خرچ کرنا بھی جانتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے انسٹی ٹیوشنوں کی حالت جو ناگفتہ بہ ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ ایک طرف ہم اسبات کے دعویدار ہیں کہ ہم کل بنی نوع کو اسلام کے آبحیات سے شیریں کام کرینگے مگر اس کے مقابلہ میں مذہبی اخبارات کی جو مایوسانہ حالت ہے اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ

الشہاب سے حال ہی میں معلوم کرکے

خط و کتابت کے لئے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

آریہ سماج کو کھنڈن کا کام نہیں چھوڑنا چاہیئے

آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ کی روئداد آریہ گزٹ میں چھپی ہے جسمیں ایک لیکچرار صاحب فرماتے ہیں کہ اسوقت ایک ایسے ریفارمر کی ضرورت تھی جو کہ ان جہالت کے بادلوں کو چھن بھن کرکے لوگوں کو ویدوں کے سیدھے اور سچے مارگ پر چلائے ایسے وقت میں سوامی دیانند جی مبعوث ہوئے۔ سوامی جی کا **پہلا کام کھنڈن کا کام تھا** سوامی دیانند نے ایک پابند کیطرح اپنے ہاتھ میں کلہاڑا لیکر جنگلوں کو صاف کیا سوامی دیانند ہندو جاتی کا سچا ڈاکٹر تھا۔ اب بھی آریہ سماج کو کھنڈن کے کام کی ضرورت ہے"۔

اگر آریہ سماج کے عاقبت اندیش اصحاب اس امر پر غور کریں کہ آجتک آریہ سماج کو اس کھنڈن یا غیر مذاہب کی تردید کے ناپسند کام نے کس قدر فائدہ پہنچایا ہے تو بہت جلدی اسکا روشن پہلو ان کے سامنے آجائیگا غیر مذاہب کی تردید کے ناروا فعل نے آجتک نہ کسی مذہب

KHILAFAT LIBRARY

کو فائدہ پہنچایا اور نہ آئندہ پہنچا سکیگا - البتہ مختلف زبان کے مابین آزردگی اور کشیدگی کی کھاڑی وسیع ہوتی جائیگی - پہلا فرض یہ ہے کہ انسان اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے

آریہ گزٹ لکھتا ہے کہ آجکل ہندوستان میں

ہندی کا سوال اور اس کیلئے عملی مثال

اس سوال پر بحث ہو رہی ہے کہ بھارت ورش کی مشترکہ زبان کونسی ہو سکتی ہے۔

میرے خیال میں ابتدائی تعلیم کا سوال ایک بانی کے سوال کے ساتھ جکڑا ہوا ہے ابتدائی تعلیم کے سوال پر وچار کرنیوالوں کو اس بات کا بھی فیصلہ کرنا چاہیئے کہ ہمارے دیش کی مشترکہ زبان کونسی ہونی چاہیئے۔ میرے عقیدے کے مطابق ہندی بھاشا ہمارے دیش کی زبان ہو سکتی ہے ؛

بہتر ہے پہلے آریہ گزٹ کو ہندی میں کیا جاوے تاکہ ہندی کے شائقین کو قدر عافیت معلوم ہو جائے

آریہ مہاشاؤں سے چند سوالات

(۱) تناسخ کا سلسلہ ختم ہوتا ہے یا نہیں اگر ختم ہوتا ہے تو پرمیشور اُس روح کو جس نے تناسخ کے چکر سے ابھی فرصت پائی ہے پھر کس جون میں پیدا کرتا ہے کسی جون میں بھی پیدا کرنے سے اُس کا انصاف باقی نہیں رہتا مثلاً اگر مرد بنایا تو کیوں یا عورت بنائی کیوں لنگڑا یا لولا پیدا کیا تو کیوں اور اگر یہ کہو کہ پیدا نہیں کرتا ہے تو اس کا بیکار رہنا لازم آتا ہے جو ویدانت فلسفہ کے بالکل خلاف ہے۔ اور اگر سلسلہ تناسخ ختم نہیں ہوتا ہے تو بھی اُس کا انصاف باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ جوں جوں نیچے کی جونوں میں روح جائیگی اور بُرے اعمال اُس سے صادر ہوتے جائینگے سزا بھگتتی چلی جائیگی۔

(۲) جب انسانی روح کسی جون میں سزا بھگتنے جاتی ہے تو سوال یہ ہے کہ اسکو اس سزا کی وجہ معلوم ہوتی ہے۔ یا نہیں اگر معلوم نہیں ہوتی تو پرمیشور کا سخت ظلم ہے کہ سزا دیتا ہے لیکن اُس کی وجہ نہیں بتلاتا

(۳) جب آریہ سماج میں بھی متعدد فرقے ہیں اور ایک دوسرے سے الگ تھلگ بھی ہیں اور ہر ایک ناجی ہونے کے مدعی بھی تو اب بلا معیار ناجی اور ناری کے قائم کئے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دینا اور ناحق تناسخ کے چکر میں پھنسانا پاپ نہیں تو اور کیا ہے ؛

(۴) سوامی جی سینکڑوں فلاسفیاں بیان کرتے ہوئے اثبات پر زور دیتے ہیں کہ صغر سنی میں شادی نہ کرنی چاہیئے چنانچہ اسی وجہ سے اُنھوں نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں فرمایا ہے کہ ۲۵ برس عورت اور ۴۸ برس مرد کی عمر یہ وقت شادی کا نہایت عمدہ اور اعلیٰ ہے۔ حالانکہ یہ وہ عمر ہے جس میں انسان کی جوانی میں گھن لگنا شروع ہو جاتا ہے طبیعت کی تازگی اور اُمنگیں دل کی تمنائیں اور آرزوئیں مایوسیوں کی وجہ سے دبنی شروع ہو جاتی ہیں۔ تازہ ترجوانی رخصت ہو جاتی ہے پختہ و خشک جوانی کا دور دورہ ہوتا ہے یہ تو تھا سوامی جی کا فرمان

اور مسز جی فرماتے ہیں کہ ۲۴ برس کا لڑکا اور آٹھ برس کی لڑکی کا وواہ کرے منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۹۴ - اب بتلاؤ دونوں میں کون صحیح ہے کون قابل تسلیم اور کون قابل تردید ہے۔ اگرچہ دونوں خلاف قانون قدرت ہیں -

(۵) یہ امر مسلم ہے کہ جس مذہب میں وجود الٰہی اور اُس کی توحید کا سبق نہ دیا گیا ہو وہ مذہب سچا مذہب نہیں کہلا سکتا لہذا ویدسے وجود الٰہی اور اُس کی توحید کا پیش کرو۔

(۶) آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ نجات کی حالت میں جسم نہیں ہوگا اب سوال یہ ہے کہ بعض راحتیں جو بلا جسم کے ہمکو حاصل نہیں ہو سکتیں اسوقت میں کیونکر حاصل ہونگی ؛

(۷) دو قدیم چیزوں کی ترکیب کے بعد جو چیز حاصل ہو اُس کو قدیم مانوگے یا نہیں اگر شق اول مسلم ہے تو کائنات کل کے کل قدیم ثابت ہوتے ہیں کیونکہ ان کی تخلیق و ترکیب بھی روح و مادہ ہی سے ہے جو دونوں کے دونوں قدیم ہیں - اور اگر شق ثانی ہے یعنی دو قدیم چیزوں کی ترکیب کے بعد جو چیز حاصل ہو اُسکو قدیم نہیں مانتے ہو تو مشاہدات میں کوئی دو ایسی چیزیں بتلاؤ کہ دونوں ایک ہی صفت سے موصوف ہوں پھر بھی ان کی اجتماع و ترکیب وہ صفت (جو قبل ترکیب دونوں میں تھی) بعد ترکیب کے زائل ہو جاتی ہو - اور بعد ترکیب ایک ایسا وصف اُسکو عارض ہو جائے پہلے وصف (قبل ترکیب) کے یکدم مخالف و متناقض ہو -

نور کے ساتھ عملی محبت کا ثبوت

اس ہفتہ حسب ذیل احباب و کرام نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرمائی ہے - جزاکم اللہ احسن الجزا - جناب منشی عبداللہ خانصاحب نائب کورٹ (۱) جناب منشی مولا بخش صاحب ۲ جناب منشی نور محمد صاحب ۳ - جناب شیخ ہاشم علی صاحب ۱ - جناب منشی غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ۱ - جناب منشی محمد عبداللہ خانصاحب ۱ - جناب منشی محمد روشن خانصاحب ۱ - جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب ۱ - جناب مولوی محی الدین خان صاحب رئیس جاورہ ۳ - جناب خانصاحب شمس الدین خانصاحب ای - اے - سی - ۴ - جناب مومن حسین صاحب ۲ - اللہم زد فزد - بہی خواہان نور یقیناً یہ سُنکر خوش ہونگے کہ اس ماہ بفضل ایزدی ۷ خریداروں کا اضافہ ہوا - سرپرستان نور کی یہ مربیانہ سعی لاریب دلی شکریہ کی مستحق ہے - ہماری یہ دلی دعا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جنہوں نے نور کی کرنوں کو دور دور تک پھیلانے میں سعی فرمائی ہے

انھیں دین و دنیا میں مظفر و منصور کرے

آمین - اُمید کہ دیگر ناظرین نور بھی نور کی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہونگے اگر ہر ایک خریدار کم از کم

دو دو خریدار دیدے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ شرح گرنتھ کو جو یقیناً ایک قیمتی معلومات کا ذخیرہ ہونے کے علاوہ سکھ صاحبان پر اتمام حجت کا ذریعہ ہے جس سے کما حقہ یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ گرنتھ در اصل قرآن شریف کی پاک آیات کا ترجمہ ہے ہم ایسی نادر کتاب کو نور میں بطور ضمیمہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ آٹھ صفحات میں شائع کرتے رہینگے اور سال کے اخیر پر ناظرین نور کے پاس ۱۹۲ صفحہ کی ضخیم کتاب پہنچ جائیگی۔ اگر نور کے ناظرین ہمت کریں اور دو دو خریدار دیدیں تو ہم گرنتھ کی شرح کو شروع کر دینگے۔ دو خریدار دلا کا دینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ صرف تھوڑی سی توجہ درکار ہے اور بس ٭

KHILAFAT LIBRARY

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا نمونہ

حاتم کے مرنے کے ایک مدت بعد جب حضرت رسالت کی صدائے توحید سارے عرب میں بلند ہوئی اور قبائل عرب میں سے اکثر ایمان لائے اور اکثر مخالفت و عداوت پر آمادہ ہوئے تو عدی بن حاتم نے آنحضرت صلعم کی دشمنی پر کمر باندھی جناب سرور کائنات صلعم نے حضرت علی بن ابی طالب کو تھوڑے لشکر کے ساتھ قبیلہ بنی طے کے مقابلہ کو روانہ کیا جو عدی کی وجہ سے مخالفت پر آمادہ ہو رہا تھا۔ حضرت علی کی روانگی کی خبر سنتے ہی عدی اپنے بال بچوں کو لے کے ملک شام میں بھاگ گیا اور عساکر رسالت نے جا کے جتنے بنی طے ملے گرفتار کر لیے انھیں کے ساتھ عدی کی فیاض بہن سفانہ بنت حاتم بھی گرفتار ہو کے مدینہ میں آئی۔ جب یہ لوگ رسول اللہ صلعم کے پیش ہوئے تو سفانہ نے قدم آگے بڑھا کے نہایت ہی فصاحت و بلاغت کے ساتھ کہا "والد نے انتقال کیا اور حامی و مددگار دنیا سے اٹھ گیا۔ اگر حضور کو مناسب معلوم ہو تو مجھے آزادی دیجاوے۔ اور میری وجہ سے سارے قبائل عرب کے نام کو دھبہ نہ لگایئے۔ اس لئے کہ میرے والد سردار قوم تھے درماندہ کو آزاد دلاتے تھے۔ مجرم کو قتل کرتے تھے۔ پڑوسی کی نگہداشت کرتے تھے۔ عاجز بے دست و پا کی حمایت کرتے تھے۔ ستم زدہ کو مصیبت سے چھڑاتے تھے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے سلام میں سبقت کرتے تھے اور مصائب زمانہ کے وقت لوگوں کے مدد معاون رہتے تھے۔ اُن کے پاس اگر کوئی حاجت مند ناکام و نامراد نہیں گیا۔ میں اسی حاتم طائی کی بیٹی ہوں" اُس کے یہ الفاظ سن کے جناب رسالتمآب صلعم نے فرمایا اے لڑکی یہ تو خاص مسلمانوں کے صفات ہیں اگر تیرے والد زندہ ہوتے تو ہم اُن کے ساتھ اچھا سلوک کرتے" اس کے بعد صحابہ کو فرمایا کہ اس عورت کو چھوڑ دو۔ اس لئے کہ اس کا باپ خصائل نیک کا پابند تھا۔ اور پھر سفانہ کی طرف دیکھ کے فرمایا "کوئی معزز شخص ذلیل اور کوئی مالدار محتاج ہو جائے یا کوئی عالم جاہلوں میں پھنس جائے تو اُس کے حال پر ترس کھایا کرو۔ اس فرمان نبوت کے مطابق وہ چھوڑی گئی۔ بعض روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آزادی پاتے وقت سفانہ نے اپنے قوم کے اسیروں کی سفارش کی اور عرض کیا کہ میں جس باپ کی بیٹی ہوں اُس کی یہ وضع نہ تھی کہ قوم درماندگی میں مبتلا رہے اور میں اکیلی حضور کی فیاضی سے نفع اٹھالوں" اس جواب پر خاموش ہو کر آپ نے سارے اسیران طے کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد سفانہ نے کہا "اب مجھے اجازت ہو کہ اس آزادی کی شکر گذاری میں حضور کے لئے دعا کروں۔ آپ نے اجازت دی اور صحابہ سے ارشاد ہوا اس کی دعا کو سنو اور یاد کر لو۔ اب سفانہ نے دعا میں لب کھولے۔ اور کہا "خدا آپ کی نیکی کو اُس شخص تک پہنچائے جو اس کا مستحق ہو۔ اور آپ کو کسی بدکار و بدنفس کا محتاج نہ کرے اور جس فیاض قوم سے کوئی نعمت چھن جائے اُسے آپ کے ذریعہ سے واپس دلاوے"

آزادی کے پانے کے بعد سفانہ اپنے گھر واپس آئی پھر اپنے بھائی عدی سے ملنے کے لئے شام کے شہر دومۃ الجندل میں گئی۔ اور اُس سے کہا کہ بھائی آپ اس شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس قبل اس کے کہ اس کی کمندوں میں گلا پھنسے خود ہی چلے جایئے۔ میں نے وہاں ایسی ہدایت اور سچائی دیکھی ہے کہ وہ عنقریب تمام غالبوں کو مغلوب کر کے سب پر غالب آجائینگے۔ میں نے ایسی ایسی خصلتیں دیکھی ہیں کہ حیران و ششدر رہوں۔ میں نے دیکھا کہ فقیر کو دوست رکھتے ہیں۔ امیر کو آزادی دلاتے ہیں چھوٹے پر شفقت کرتے ہیں بڑے کی قدر کرتے ہیں۔ اور میں نے اُس سے بڑا نہ کوئی سخی دیکھا ہے اور نہ کوئی لطف و کرم کرنیوالا۔ میرے نزدیک تم ضرور اُن کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اگر وہ نبی ہیں تو جتنی جلد ایمان لاؤ بہتر ہے۔ اور اگر بادشاہ ہیں تو بھی ہماری کوئی بے عزتی نہوگی ٭

نیز بہن کے مشورہ سے عدی سفانہ اپنی بہن کے حضرت سرور کائنات کی خدمت فیض میں حاضر ہوا۔ اور دونوں بہن بھائی ایمان لائے۔ سفانہ کی اسیری کے واقعہ کو سعدی نے بوستان میں عجیب لطف کے ساتھ نظم فرمایا ہے۔ کہتے ہیں

شنیدم کہ طے در زمان رسول ٭ نہ کردند منشور ایمان قبول
فرستاد و لشکر بشیر نذیر ٭ گرفتند ازایشاں گروہی اسیر
بفرمود کشتن بہ شمشیر کیں ٭ کہ ناپاک بودند و ناپاک دیں
زنے گفت من دختر حاتم ٭ بخواہند ازیں محترم حاکم
کرم کن بجائے من آن محترم ٭ کہ مولائے من بود زاہل کرم
بفرمان پیغمبر پاک رائے ٭ گشادند زنجیرش از دست و پائے
دراں قوم باغی نہادند تیغ ٭ کہ رانند سیلاب خوں بیدریغ
بزاری بہ شمشیر زن گفت زن ٭ مرا تیر باجملہ گردن بہ زن
مروت نہ بینم رہائی زبند ٭ بہ تنہا دیار انم اندر کمند
ہمی گفت گریاں باخوان طے ٭ بسمع رسول آمد آواز وے
بنجشیدش آن قوم دیگر عطا ٭ کہ ہرگز نہ کرد اصل گوہر خطا

KHILAFAT LIBRARY

ٹیچنگز آف اسلام

یعنی انگریزی ترجمہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے اس عظیم الشان لیکچر کا جو ۱۹۰۸ء کے جلسہ مہوتسو میں چار پانچ ہزار کے مجمع میں پڑھا گیا اور نہایت ہی دلچسپی اور قبولیت سے پبلک نے سُنا۔ اس لیکچر میں مصنف موصوف نے اسلام کو نہایت ہی احسن پیرایہ میں صرف قرآن کریم سے استنباط کر کے بیان فرمایا ہے۔ اور تمام اعتراضات جو بڑے بڑے مخالفین و معاندین اسلام بڑی تحدی اور زور سے کرتے رہے یا اب کرتے ہیں نہایت ہی سنجیدگی اور لطافت سے ان کے جوابات اصولی طور پر بیان فرما دیئے ہیں۔ جن سے خواہ کیسا ہی متعصب اور زود رنج مخاطب کیوں نہو کبیدہ خاطر نہیں ہو سکتا بلکہ سوائے سکوت کے اور کوئی جواب بھی پیش نہیں کر سکیگا اور ایک شریف الطبع اور حق جو مخالف اسلام کو سر تسلیم خم کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہو سکتا۔ پبلک کی عام قبولیت اور پسندیدگی دیکھ کر اور تبلیغ اسلام کا بڑا ذریعہ سمجھکر جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اس کا انگریزی ترجمہ کیا ہے بلاد یورپ اور انگریزی خواں پبلک میں اشاعت اسلام کے لئے اس لیکچر کا انگریزی ترجمہ ایک بڑا بھاری ذریعہ ہے۔ ۲۰۰ صفحہ کی کتاب عمدہ دلائتی کاغذ چھپائی لطیف جلد بندی نفیس قیمت صرف ۱ عہ دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان سے طلب کریں۔

خوش اخلاقی

ایک شخص نے رسول اللہ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ مومنوں میں بہ لحاظ ایمان کے کون افضل ہے۔ فرمایا احسنہم خلقا یعنی جس مومن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں وہ سب مومنوں سے اچھا ہے۔ ایک بدوی نے آپ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ بندہ کو سب سے اچھی کیا چیز اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے آپ نے فرمایا "خلق حسن" یعنی خلق نیک فرمایا جس شخص میں یہ تین چیزیں نہوں اُس کے عمل کا کوئی اعتبار نہ کرو۔ اول تقویٰ جو اُس کو خدا کی نافرمانی سے باز رکھے۔ دوسرا حلم جس کے ذریعہ سے وہ بیوقوفوں کی جہالت سے بچے۔ تیسرا خلق حسن جس کے سبب وہ آرام سے لوگوں میں زندگی گذارے۔ فرمایا سوء الخلق ذنب لا یغفر یعنی بد خلقی ایسا گناہ ہے کہ بخشا نہ جاویگا۔

حضرت لقمان حکیم نے اُن کے بیٹے نے سوال کیا کہ انسان کے واسطے کونسی خصلت سب سے اچھی ہے۔ فرمایا دین۔ مال۔ حیا حسن خلق اور سخاوت۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی حسن خلق کی بدولت جنت کے اعلیٰ درجہ میں پہنچ جاتا ہے خواہ اُس کی عبادت تھوڑی ہو اور بد خلقی کی وجہ سے دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں گر جاتا ہے خواہ عابد ہی ہو۔

حضرت فضیل رح فرماتے ہیں کہ میں اپنی صحبت میں بدکار اور خوش خلق آدمی کو رکھنا عابد بدخلق کے رکھنے سے بہتر جانتا ہوں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آؤ۔ مگر اعمال کی حبت سے اُنسے علیحدہ رہو۔

خوش خلقی خداوند سبحانہ کی خاص نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور یہ نعمت اللہ کی بارگاہ سے اُس آدمی کو عطا ہوتی ہے جس پر اللہ جل جلالہ کی خاص عنایت ہو اور اگر انسانیت کا مدار اسی ایک صفت پر رکھا جائے تو بیمین درست دنیاوی اور اُخروی ساری عزتیں اس سے وابستہ ہیں۔ انسان کی روحانی ترقیوں کا زینہ یہی خوش اخلاقی ہے بلکہ حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلعم نے تو خوش خلقی کو دین کے نام سے تعبیر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کیا کہ ما الدین یا رسول اللہ۔ یعنی اے خدا کے رسول دین کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا "حسن الخلق" یعنی دین یہ ہے کہ آدمی اخلاق نیک رکھے۔ پھر ایک شخص نے کسی موقعہ پر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرماویں جو میرے کام آوے۔ آپ نے فرمایا کہ تم جہاں ہو خدا سے ڈرتے رہنا۔ اگر تجھ سے کوئی گناہ ہو جاوے تو اُس کے پیچھے جلدی کوئی نیکی کرنا تاکہ اُس گناہ کا اثر دل پر قائم نہو۔ اور اخیر میں فرمایا کہ خالق الناس بخلق حسن یعنی لوگوں کے ساتھ خوش خلقی کی عادت پیدا کرنا اعلیٰ درجہ کا ایمان ہے۔ فرمایا کہ جو کوئی تم سے علیحدہ ہو تم اُس سے ملو اور جو کوئی تمہارے امداد نہ کرے تم وقت پر اُس کی امداد اور جو کوئی تم پر ظلم کرے تم اُسکو معاف کرو۔

حضرت کنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تصوف خلق کا نام ہے۔ جس آدمی نے خلق زیادہ پیدا کئے اُس نے تصوف میں ترقی کی۔

حضرت یحییٰ معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بدخلقی ایسی بلا ہے کہ جس شخص کے وجود میں یہ بلا موجود ہو اُس کو نیکیوں کی کثرت بھی فائدہ نہیں دیتی۔ سارے بزرگان دین کا اس پر اتفاق ہے کہ ہر عمارت بنا پر موقوف ہے اور اسلام کی بنا حسن خلق پر ہے

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خوش خلق وہ آدمی ہے جو کشادہ پیشانی رکھے۔ مال کو مستحقوں پر خرچ کرے اور کسی کو ایذا دینا روا نہ رکھے۔

حضرت واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خوش خلق وہ آدمی ہے جو کشادہ پیشانی رکھے مال کو مستحقوں پر خرچ کرے۔ اور کسی کو ایذا دینا روا نہ رکھے۔

حضرت ممدوح دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ خوش خلق آدمی وہ ہے کہ مفلسی اور تونگری میں مخلوق خدا کو راضی رکھے۔"

درخواست دعا

میاں مولا بخش صاحب سنگ فروش امانوہ کا فرزند بیمار ہے ناظرین نور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل و کرم سے

اسے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

KHILAFAT LIBRARY

کچھ تانترک شاستر یا شاکت مت کی نسبت

تانترک شاستروں میں جیسے ایک طرف برہم گیان اور اُس کے سادھنوں کا ذکر ہے ویسے ہی اُس کے ساتھ پانچ قسم کے بھوگوں کی ضرورت بھی بتائی گئی ہے۔ ان پانچوں قسم کے بھوگوں کا نام میم سے شروع ہونے کے باعث انھیں پنچ مکار کا سادھن بھی کہتے ہیں۔ تانترک شاستروں میں اُن کا نام "پنچ تت" ہے۔ یہ پنچ تت یا پانچ چیزیں یہ ہیں۔ (۱) مدرا (شراب) (۲) مانس (گوشت) (۳) متسیہ (مچھلی) (۴) مُدرا (کھانے کی خاص خاص چیزیں) (۵) میتھن (جماع) تانترک لوگ آپس میں مل کر ان چیزوں کا بیوہار کرتے ہیں اُسے بھیروی چکر کہتے ہیں۔ مہانروان تنتر کی شچھا کے موافق بھیروی چکر کے وقت پہلے ایک گھڑا استھاپن کرکے اُس کی سندور چاول اور دہی وغیرہ سے پوجا ہوتی ہے۔ پھر اُس کے آگے دھوپ جلائی جاتی ہے پھر اُس پر پھول۔ چندن اور میوا وغیرہ رکھا جاتا ہے پھر آنند بھیرو اور آنند بھیروی کا دھیان ہوتا ہے۔ آنند بھیروی کا دھیان جس قسم کا خیال باندھ کر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے ایک جوان عورت ہے بہت خوبصورت ہے اُس کا چہرہ بشاشت سے کھلا ہوا ہے اُسے میٹھی میٹھی ہنسی آرہی ہے وہ بہت سے زیور پہنے ہوئے ہے وہ ناچ گانے سے مست ہو رہی ہے۔ اسی طرح آنند بھیروکا جسطور سے خیال باندھا جاتا ہے وہ یہ ہے اُس کا گورا رنگ ہے۔ کمل کی سرخی لئے ہوئے اُس کی آنکھیں ہیں اُس کی بہت اچھی پوشاک ہے۔ اُس کے بائیں ہاتھ میں شراب کا پیالہ ہے۔ دہنے ہاتھ میں مچھلی مانس اور مُدرا ہے اس دھیان کے بعد وہاں پر شراب مانس اور مچھلی وغیرہ کی قسم سے جو چیزیں بھوگ کے لئے رکھی ہوئی ہوتی ہیں اُن پر کچھ منتر پڑھنے سے اُن کی شدھی مانی جاتی ہے۔ پھر یہ دھیان کرکے کہ یہ سب کچھ برہم مئے ہے کھان پان اور میتھن آدی کا عمل شروع ہوتا ہے۔ اس کا مہاتم اس پرکار لکھا ہوا ہے بھیروی چکر کے مہاتم کو کون برن کرسکتا ہے۔ اُس کے ایک دفعہ کے عمل سے انسان سارے پاپوں سے مکت ہوجاتا ہے چھ مہینے اُس کا سیون کرنے سے منش راجہ ہو جاتا ہے اور ایک برس تک سیون کرنے سے خود مرتیو بجے (موت پر فاتح) ہوجاتا ہے ہمیشہ کرنے سے برہم نروان ملتا ہے۔ شیوجی کہتے ہیں کہ اے کالکا اس لوک اور پرلوک میں اس کل مارگ سے بڑھ کر سکھ دینے والا طریق اور کوئی نہیں ہے۔ (قابل توجہ حروف ہم نے جلی کردئے ہیں۔)

کچھ بھیروی چکر کی نسبت

اس بھیروی چکر میں میتھن کسطرح ہوتا ہے۔ اُس کا اور تنتروں کے ازحد درجہ کے شرمناک بیان کو چھوڑ کر جس مہانروان تنتر کی بہت مہما گائی جاتی ہے اُس کی تعلیم یہ ہے اُس میں جو استریاں شامل ہوتی ہیں اُن میں سے کسی ایسی استری کے ساتھ جس کا پتی نہو اور وہ چاہے کسی ذات یا قوم کی ہو چند منٹ میں ایک خالص بدھی کے موافق بیاہ ہوجاتا ہے کہ جو بیاہ ساری عمر کے لئے بھی ہوسکتا ہے اور اتنی دیر کیلئے بھی کہ جتنی دیر تک اُس چکر کا سادھن رہتا ہے بیاہ کے اس طریق کو "شیوہ بیاہ" کہتے ہیں جو شیو بواہ گھنٹہ دو گھنٹہ کے لئے ہوتا ہے اس میں استری اور پُرش جو بھیروی چکر میں موجود ہوں بواہ کرنے میں اتنی دیر تک آپس میں پتی پتنی کی طرح رہتے ہیں اور اس طریق سے وہ اس بھوگ کا سادھن کرتے ہیں۔ بھیروی چکر میں جب صرف برہم گیانی اور ہوت شامل ہوتے ہیں تب گھڑے کی پوجا وغیرہ نہیں ہوتی اور وہ اس مطلب کا منتر پڑھ کر کہ اس وقت جو چیزیں بھوگ کرنے کے لئے یہاں موجود ہیں اور جو انھیں دینگے اور جو انھیں بھوگ کرینگے وہ سب برہم مئے ہیں۔ سب کو برہم مئے دیکھ کر اُن کا سیون کرتے ہیں۔ جیون تت

خاموشی کے فائدے

امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور حج اور صدقہ اور تہجد اور جہاد کا ذکر فرما کے ارشاد کیا کہ کہو تو بتادوں تمھیں ان سب کی جڑ اور اصل کو معاذ نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ آپ نے اپنی زبان پکڑ کے فرمایا کہ اس کو روکے رہو۔ انتہی۔ اس حدیث سے بہت بڑا فائدہ خاموشی کا ثابت ہوا کہ چپ رہنے اور زبان کو روکے رکھنے کے سبب سے سب عبادات اور ایمان کی باتیں بن پڑتی ہیں

ترمذی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے سب اعضاء زبان کی تعظیم اور خوشامد کرتے ہیں اور کہتے ہیں خدا سے ڈرتی رہیو ہمارے معاملے میں ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہیگی ہم بھی سیدھے رہینگے اور جو تو ٹیڑھی رہیگی ہم بھی ٹیڑھے ہوجائینگے۔ انتہے۔ یہ حدیث بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ زبان کے نہ روکنے سے سب خرابیاں لازم آتی ہیں

بیہقی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا آدمی کا مرتبہ چپ رہنے کے سبب سے ساٹھ برس کی عبادت سے بہتر ہے۔ یعنی ساٹھ برس کی عبادت کے ثواب سے چپ رہنے کا ثواب بدرجہا بہتر ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ابوذر رض سے فرمایا کہ تم لازم پکڑو بہت چپ رہنے کو۔ چپ رہنا شیطان کو دفع کرتا ہے۔ اور امور دین میں مددگار ہوتا ہے۔ اور آنحضرت نے فرمایا کہ دو خصلتیں میٹھی پر بہت ہلکی ہیں اور ترازو کے اعمال میں بہت بھاری یعنی بہت چپ رہنا اور خوش خلقی ٭

نومسلموں کو دوبارہ ہندو ہوجانے سے بچانیکے لئے تمام برادران اسلام کی خدمت میں فریاد

جب سے اور جاری ہوا ہے تب سے ہم تو رو رہے ہیں کہ آریہ لوگ

٭ ایسا نور مومن کے قلب میں آجاتا ہے کہ اس کے سبب سے

آہستہ آہستہ ہمارے دور افتادہ بھائیوں کو ہم سے جدا کر رہے ہیں مگر ہم اس اہم ترین غرض سے لا پرواہ ہو کر اسطرح پاؤں پھیلا کر سو رہے ہیں کہ گویا ہمیں معلوم ہی نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے اور کہ ہمیں اپنی ہستی برقرار رکھنے کے لئے کسقدر جد وجہد کیضرورت ہے۔ مولانا شبلی نعمانی نے ایک مضمون اس کے متعلق مسلم گزٹ میں لکھا ہے۔ ہم اس کا کچھ حصہ یہاپر درج کرتے ہیں۔

"اے برادران اسلام کبھی کبھی آپ کے کانوں میں بھنک پڑتی ہے کہ فلاں گانوں میں مخالفوں نے نومسلموں کو آریہ بنا لیا ہے آپ کو اتفاقی اور شاذو نادر موقعہ سمجھتے ہیں لیکن واقعی بات یہ ہے کہ خاموشی کے ساتھ اس قسم کی کوشش کا ایک مسلسل باضابطہ اور عالمگیر سلسلہ جاری ہے جس کے نتائج اسلام کے حق میں نہایت خطرناک نظر آتے ہیں اس کوشش کی کامیابی اس وجہ سے زیادہ آسان معلوم ہوتی ہے کہ ہزاروں دیہات و موضع ایسی قسم کے ہیں جہاں کے نومسلم اسلام سے اس قدر بے خبر ہیں کہ ان کے نام لچھمن سنگھ دیال سنگھ ہوتے ہیں انھوں نے عمر بھر کبھی کلمہ کا لفظ نہیں سنا اُن کے گاؤں میں اگر کوئی مسجد ہے تو اس میں کبھی نماز نہیں ہوتی۔ البتہ گوبر سے کبھی کبھی اس کی لپائی کر دیجاتی ہے اس قسم کے دیہات۔ راجپوتانہ۔ بیکانیر۔ اور بھرتپور حصار اور سلطانپور وغیرہ میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

یہ نومسلم اکثر راجپوت ہیں اُن کی تمام رسمیں۔ اور طور وطریقے ہندوؤں کے ہیں۔ وہ صرف اس علامت سے مسلمان خیال کئے جاتے ہیں کہ مردوں کو دفن کرتے ہیں۔ آگ میں نہیں جلاتے اور جب اُن سے پوچھا جاتا ہے تو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں آریوں کے واعظ اور سفیر ان دیہات میں جاتے ہیں اور اُن سے کہتے ہیں تمہارے باپ دادا کو مسلمان بادشاہوں نے جبراً مسلمان بنا لیا تھا اب تم پھر ننگ کیوں گوارا کرتے ہو یہ جادو اُنپر آسانی سے چل جاتا ہے اور وہ ہندو ہو جاتے ہیں۔ یہ کام اس قدر وقت طلب ہے کہ ایک یا دو شخصوں کی رائے اس عقدہ کے حل کرنے کے لئے کافی نہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ اکثر مقامات سے صاحب تجربہ اور اہل الرائے اور واقف کار حضرات ایک مقام پر جمع ہوں اور آپس میں مشورہ اور غور و مباحثہ خیالات کے بعد ایک مفصل خاکہ تیار کریں جس کے موافق باقاعدہ اور وسیع کارروائی شروع کیجائے"

خشک اور سبز افغانستان کے میوہ جات کی دوکان

اگر آپ خشک اور سبز افغانستان کا میوہ خریدنا چاہتے ہیں تو آپ نیک محمد و عالم بخش مشہور افغانستانی میوہ فروش کی دوکان واقع چوک خلع کوئٹہ و پشین سے طلب فرمایئں۔

استری رکھشک گٹکا

اگر کوئی شخص برقی علاج یا میجک بجس کو بعد استعمال غیر مفید ثابت کردے تو اسکی قیمت مع محصول ڈاک واپس کی جاویگی۔

جب آپ اپنے گھر کی، یا ہمسایہ مستورات میں کوئی بیماری دیکھیں یا سنیں تو فوراً استری رکھشک جو انکی اندرونی دیرینہ امراض کا محافظ ہے طلب کریں اس سے بیقاعدگی حیض نالوں کا درد بادی گولہ رحم سے لیس دار یا بدبودار پانی کا جاری ہونا درد مفاصل کمزوری۔ کمر درد۔ سر درد وغیرہ وغیرہ امراض کا قلع قمع ہو جاتا ہے ایک دفعہ تجربہ کر کے دیکھیں اس کے فوائد کو پبلک پر ظاہر کرنا ہمارا فرض تھا توجہ کرنا آپکا ذمہ ہے۔ قیمت فی شیشی بمحصول ڈاک علاوہ

مینجر دی پنجاب میڈیکل ہال چوک لوہ گڈھ ۔ امرتسر

نامردی | احتلام | جریان | سرعت | رقت | کمی باہ | بجلی

بجلی کی طاقت سے کمزور اور سست کا بے ضرر علاج

جو نوجوان اپنی قوت اپنے ہاتھوں ضائع کر کے کمزور ہو گئے ہیں اور اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہے ان کیواسطے ہمارا بجلی کا علاج بہت مفید ہے۔ اگر وہ امرتسر کے نزدیک رہتے ہیں تو خود آکر علاج کرائیں اور اگر امرتسر سے دور ہیں تو بجلی کی طاقت کا میجک بجس منگوا کر استعمال کریں۔ اس میں ایک خاص طریقہ سے بجلی کی طاقت بھر دی گئی ہے۔ اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی اور نہیں آبلہ چھالا پڑتا ہے۔ ایک بجس سے چار مریض اپنا علاج بخوبی کر سکتے ہیں۔ میجک بجس کا ٹریڈ مارک یہ ہے۔ میجک مارکہ اس کے سوا سب جعلی سمجھیں۔ اس علاج سے دائرے کے تمام امراض دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت میجک بجس چار روپیہ امرتسر میں علاج کرانے کی فیس چار روپیہ

نوٹ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے بڑھ کر فائدہ مند دنیا بھر میں کوئی علاج نہیں ہے۔ اور نہ اس علاج کو ہندوستان بھر میں کوئی جانتا ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

مینجر دی پنجاب میڈیکل ہال چوک لوہ گڈھ امرتسر

ضعف گردہ | ضعف دل | ضعف اعصاب | ضعف دماغ | نسیاں | درد سر | ضعف بصر

ضعف مثانہ | ضعف معدہ | کمی خون | کمی حرارت غریزی | ضعف جگر | ضعف ہاضمہ | یرقان

پنجابی سورما

یہ آریہ صاحبان کا گورمکھی ماہوار رسالہ ہے جو بغرض تبادلہ ریویو ہمارے پاس آیا ہے۔

فروری کے رسالہ میں یہ مضامین درج ہیں (۱) رشی دیانند کا جیون چرتر (۲) آریوں کا اردواسا (۳) راجہ بھوج (۴) پریرت پتر گرنتھ صاحب کی رتن مالا (۵) پانچ سنگے۔ (۶) گرونانک جنم دن (۷) ایک سکھ کی فحش کلامی وغیرہ۔ مضامین پر نظر ڈالنے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ آریہ صاحبان نے یہ گورمکھی رسالہ محض سکھ صاحبان کے لئے ہی جاری کیا ہے۔ آریہ صاحبان کے اردو اور ہندی میں اخبارات کثرت سے شائع ہو رہے ہیں ایک گورمکھی کی کسر تھی سو وہ پنجابی سورما نے پوری کر دی۔ کہاں ہیں وہ ہمارے تنگ دل بھائی جو ایک یا دو اخباروں کے علاوہ باقیوں کا گلا گھوٹنا چاہتے ہیں انھیں آریہ سماج کی زندہ سپرٹ سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

صرف ایک مرتبہ امتحان فرمائیں

عرق دافع مچھر اس کے چند قطرے بدن پر لگا لینے سے مچھر نزدیک تک نہ آئینگے۔ فی شیشی ۱۰

اکسیر طلا رگ وپٹھ کی سستی و بیکاری بغیر تکلیف کافور ہو جاتی ہے

بال جڑ انیکا پوڈر سہ تین ہفتہ میں بغیر تکلیف بال آزاد دیتا ہے

اکسیر مردمی نامردی وضعف باہ کی بیمثل دوائی قیمت ۷ے

خریدار ذمہ خریدار

المتلھر ایچ ایم محمد سلطان چوک فرید امرتسر

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۳۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرائے میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دنیا حیران و ششدر رہ جاتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب نے حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ جناب اسکو ضرور خریدیں امید ہے کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجائیگی احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحہ قیمت عہ

ملنے کا پتہ غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام شہر سیالکوٹ

سوتوں کو جگانیوالا الارم دار ٹائم پیس اصلی بی مارکہ

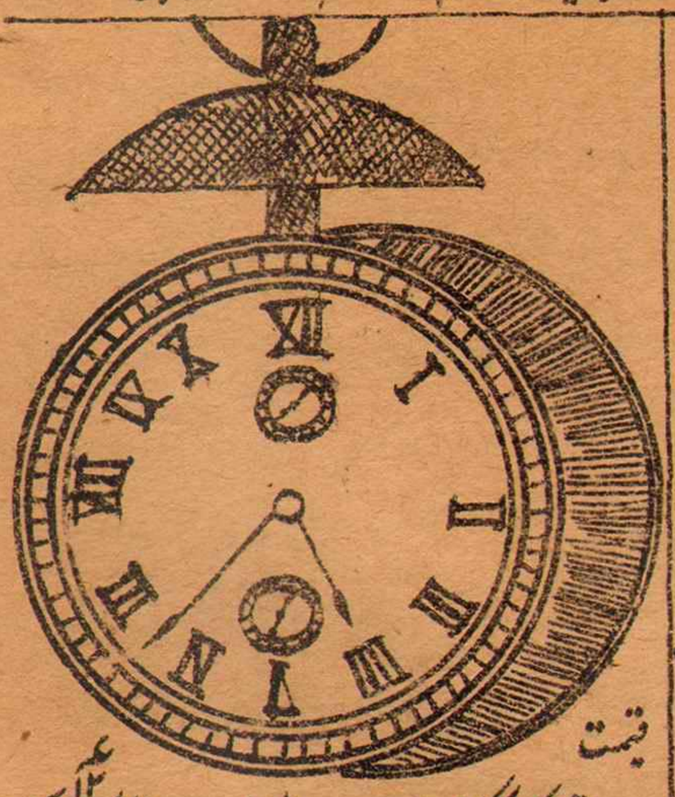

قیمت

یہ سوتوں کو جگانیوالا الارم دار ٹائم پیس چال کا پکا ہے اور اس کا الارم کٹوری تیز آواز پر نہایت زور سے بجتا ہے اور ٹائم بالکل درست بتاتا ہے۔ اور سنکھ والی سوئی بھی ہمراہ ہے صرف ۱۲ عہ گارنٹی ۳ سال بغیر الارم ۱۰ عہ۔ نوٹ آرڈر کے وقت حوالہ اخبار ضرور دیں اپنا پتہ خوشخط لکھیں فہرست کارخانہ مفت

ملنے کا پتہ۔ مینجر اگرہ ال اینڈ کمپنی بہلوال جی ڈی ریلوے

اصلی سرکس گھڑی فوراً کوک کرنے کی گھڑی مفت

اطلاع

رام دتا مل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

دس صحابی جس میں عشرہ مبشرہ یعنی حضرت ابوبکر۔ عثمان۔ عمر۔ علی۔ طلحہ و زبیر۔ عبدالرحمن بن عوف۔ سعد بن وقاص۔ سعید بن زید اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم اجمعین کے حالات زندگی بڑی صحت کے ساتھ سلیس اردو میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

پنجتن پاک اس کتاب میں حضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور ان کے صاحبزادوں جناب حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حالات زندگی بڑی خوبی کیساتھ سلیس اردو میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۵ر

بارہ امام اس میں ائمہ عشرہ یعنی حضرت علی۔ امام حسن و حسین امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادق امام محمد موسیٰ کاظم۔ امام علی رضا امام محمد تقی امام علی نقی۔ امام حسن عسکری امام محمد مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین کے صحیح حالات زندگی سلیس اردو میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۴ر

محبت رسول صلعم اس میں حضور نبوی کی محبت و خیر خواہی محبت کے معنی حضور علیہ السلام کا حلیہ مبارک اور اخلاق کریمہ علامات محبت نبوی تعظیم و توقیر نبوی اہل بیت کرام اور صحابہ عظام رضوان علیہ السلام کی کل اشیاء کی تعظیم و تکریم درود کی کثرت صلوٰۃ و تسلیم کے معنی اور درود و سلام کے الفاظ ان کی فضیلت اور ثواب اور بزرگان سلف کی محبت نبوی کی مثالیں صحیح روایات اور قابل اعتماد اسناد سے سلیس اردو میں درج ہیں قیمت ۴ر

مرغوب القلوب مولانا شیخ شمس الدین صاحب تبریزی قدس سرہ العزیز کے کلمات طیبات جو علم کی جان ہیں جنکو مولانا مولوی جمال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت دلپذیر فارسی نظم کا لباس پہنایا ہے اور دقیق مسائل کو نہایت ہی آسان طریق پر بیان فرمایا ہے ساتھ ہی دونوں بزرگوں کی سوانحعمری بھی قیمت

سوانحعمری حضرت ابوبکر صدیق رضؓ	اصل ۱۲ر	سوانحعمری حاتم طائی	اصل ۳ر
؍؍ عمر رضؓ	۶ر	خلاصہ نظام شمسی جس میں ستاروں کے دلچسپ حالات درج ہیں	۳ر ۱ر
؍؍ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ	۵ر		
حیات ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ر	پھول اردو علم ادب کا نہایت دلچسپ رسالہ	۳ر ۱ر
؍؍ ابن سیرین ؍؍	۲ر		
؍؍ ابواسحٰق شیرازی	۳ر	دلربا نظمیں حب وطن صدائے جنگ وغیرہ کی پُرسوز سنسنی خیز نظموں کا مجموعہ	۲ر ۱ر
؍؍ ابوحیان غرناطی	۳ر		
؍؍ سکینۃ النساء رضی اللہ عنہا	۳ر		
سوانحعمری ملا دوپیازہ	۴ر ۱ر		

رام دتا مل تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور

KHILAFAT LIBRARY

قبر میں سے مردہ زندہ ہو گیا

جناب حکیم ڈاکٹر صاحب تسلیم۔ مزاج شریف میں عرصہ سال سے ناشائستہ حرکات کے سبب اپنی قوت و مردانگی کو ضائع کر کے نامرد ہو گیا تھا اور نامردی اور سستی جلق وغیرہ کے باعث خودکشی کرنیکو اچھا سمجھتا تھا حکیموں اور ڈاکٹروں کی ادویات منگوا کر استعمال کیں مگر سوائے روپیہ برباد کرنے کے اور کچھ فائدہ نہوتا تھا آخر اکیدن اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے آپکا اشتہار پڑھ کر آپکی اکسیر ماہ مردہ کو زندہ کرنیوالی مشین منگوا کر استعمال کی میں ایمانًا تحریر کرتا ہوں کہ ایک ہفتہ کے استعمال سے میرے تمام امراض۔ نامردی۔ سستی۔ جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ کجی ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ضعف شانہ۔ ضعف اعصاب وغیرہ بالکل دور ہو گئیں جو لوگ میرے طرح مندرجہ امراض میں مبتلا ہوں اور کسی دوائی سے انکو فائدہ نہو تو حکیم صاحب سے اکسیر ماہ طلب کر کے استعمال کریں مگر کسی صاحب کو پرہیز و استعمال سے فائدہ نہو تو حکیم صاحب مبلغ ایک روپیہ جرجانہ دینگے ہیں اکسیر ماہ ایک بکس میں ہے جس میں ۴۰ گولیاں اور ۱ شیشی طلا کی ہے جو اکسیر ماہ مندرجہ امراض کی شرطیہ دوائی ہے۔ آپکا نیازمند بالمکارے ضلع ہوشیارپور مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کریں قیمت اکسیر ماہ ۵ لیکن ۱۵ مئی تک بجائے ۵ کے بعوض ۴ رعائتی۔ بھونسہ صاحب کا خضاب قیمت فی بکس مع محصول ڈاک ۳ کے ٹکٹ آنے پر بمونہ خضاب مفت ارسال کیا جاتا ہے۔

حکیم ڈاکٹر محمد ایس۔ آئی بھونسہ صاحب مقام ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

KHILAFAT LIBRARY

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ چنبیلی موتیا حنا ہر باندی وغیرہ فی تولہ ۸ سے لیکر ۵ تک اور تیل بالوں کا چنبیلی۔ حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر للعہ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں۔ گلقند۔ قوام تمباکو خوردنی جمیرہ خوشبودار لوازمات ازروے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے۔ جو صاحب طلب فرمائیں اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصًا ریلوے پارسل کے لئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیے۔

المشتہر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبد اللہ و سعد اللہ احمدی سے مل سکتا ہے۔

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی فصلی بخار اور ملیریا کی دوا

یہ دوا بیس سال سے سارے ہندوستان میں استعمال کیجاتی ہے اگر آپ بخار میں مبتلا ہیں اور سب قسم کے علاج کرا کے تنگ آ گئے ہوں تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کریں۔ اس میں چند فائدے لاجواب ہیں یہ ملیریا کیڑوں کو مار دیتی ہے۔ اس لئے اس کی چار پانچ خوراک پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ بخار کو گاڑھا کر دیتی ہے۔ اور تلی کو گراتی ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں ۱۴ محصول ۵ دو شیشی تک ۶

داد کا مجرب مرہم

ایک مرتبہ کے لگانے سے کھجلی اچھی ہو جاتی ہے۔ دو تین مرتبہ کے لگانے سے بیکدم اچھا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۴ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے ۲ ڈبیہ تک ۵ اور بارہ ڈبیہ تک ۶

کھانسی کی دوا

یہ دوا چاہے کیسی ہی کھانسی ہو اس کو آرام کرتی ہے اس میں یہ فوائد ہیں۔ (۱) کھانسی کو بچانا اور سردی کو دبانا (۳) کف کو پتلا کرنا (۴) کف کو نکالنا۔ (۵) سوکھا کھانسی کو روکنا قیمت بڑی شیشی ۲۰ خوراک قیمت ایک روپیہ۔ (۶) پیکنگ و محصول ڈاک ۶ چھوٹی شیشی ۱۶۔ خوراک قیمت ۸ پیکنگ اور محصول ڈاک ۵

اس دوا پر مہاراجہ صاحب کی رائے۔ مہاراجہ دل گنجن سنگھ دیو بہادر فیوڈ بڑی چیف پٹنہ اسسٹنٹ بولانگیر ضلع سمبھل پور سے لکھتے ہیں جناب من آپ کی روانہ کردہ کھانسی کی دوا کے لئے مشکور ہوں۔ اس دوا سے ہماری کھانسی بالکل دفع ہو گئی۔ مجھے صرف ۲ خوراک سے زیادہ پینے کی درکار نہوئی کھانسی مجھے بہت دنوں سے تکلیف دے رہی تھی اسوجہ سے دوبارہ آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ

اصلی میرے اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہوا ہے۔ آپ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سرمہ ۱ صندل جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل۔ اور سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول نیتولہ عمدہ قسم دوم ۸

اصل میرا جس کی اصلی قیمت ۵ ہے فی الحال دو ماہ کے لئے اس کی رعائتی قیمت صرف تین روپیہ تولہ کر دی ہے۔ بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جس کی اصل عبارت یہ ہے) مقوی جمیع اعضاء نافع صرع۔ مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقا زردی رنگ و تنگی نفس و دق شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ تخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت دو تولہ ۱

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں۔ مشہدی اور پشاوری بادامی اور سیاہ و سفید۔ ململ۔ ریشمی اور سوتی۔ لٹھے کی صافے سفید۔ اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں۔

احمد نور کابلی سوداگر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

صحت کی دیوی

نے مریضوں پر کرپا کی ہے۔ مریض مرد و عورتوں کو اب پنڈت ٹھاکر دت شاستری وید بھیڑ اردو ادا ہندی

دیش اپکار ک اور مصنف متعدد رسالجات طبی کی ایجاد کردہ

"امرت دھارا"

کو استعمال کر کے امراض سے چھوٹنا چاہیئے۔ دنیا کے ہر ملک میں ہر موسم میں ہر گھر میں ہر جیب میں امرت دھارا موجود رہنی چاہیئے۔ کیونکہ اچانک ہونیوالی امراض کو امرت دھارا لاجانک حسب موقع کھانے یا لگانے سے دور کرتی ہے۔ مثلاً۔ قسم کے دردِ اندرونی و بیرونی۔ جیسے سر درد۔ کان درد۔ داڑھ درد۔ پیٹ درد۔ گنٹھیا۔ چمٹ وغیرہ کا درد۔ ہر قسم کا زہر جیسے بھڑ۔ بچھو۔ کتا۔ سانپ۔ چوہا۔ خرگوش وغیرہ کا ڈنگ۔ کسی زہر کا کھایا جانا۔ زہردار رس یا تیزاب یا آگ کا لگنا۔ کھانسی۔ دمہ۔ زکام۔ ہیضہ۔ طاعون۔ اسہال۔ پیچش۔ قے۔ مروڑ۔ بواسیر۔ امراض طحال و جگر۔ بائی گولہ۔ پتہ۔ سوزاک وغیرہ امراض عورات۔ آمراض بچگان اور پھوڑا۔ پھنسی۔ داد۔ خبث وغیرہ۔ قیمت بصداقی شیشی۔ دو روپے آٹھ آنے۔ نمونہ کی چھوٹی شیشی آٹھ آنے (۸/-)

مفت

رسالہ امرت جس کے اندر امرت دھارا کا مکمل بیان ہے۔ اور کچھ نسخہ جات ادویات بھی ہے۔ رسالہ امراض مخصوصہ مردان جس میں مردوں کی خاص امراض کا مفصل بیان اسباب علامات اور علاج اور ما بعد کا حال درج ہے۔ اور نمونہ طبی اخبار دیش اپکار جو ہندوستان بھر میں ایک ہی ہفتہ وار طبی اخبار ہے اور جسکی قیمت سالانہ تین روپیہ ادا کرنے پر ملتا ہے دوائی بھی مفت نذر ہوتی ہے طلب کرنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔

امرت دھارا مندرجہ ذیل مقامات سے ہمارے ایجنٹوں سے بھی مل سکتی ہے

ایجنٹوں کو بڑے فائدے ہیں جو اور بننا چاہیں قواعد طلب کریں

مدراس مسقط۔ پنیرہ۔ بمبئی۔ پونہ۔ گودگ۔ پڈوکوٹہ۔ لکھنو۔ سالک کوٹلی۔ بھنگا۔ کرہم نگر۔ میمو (برما) حیدر آباد دکن۔ حیدر آباد سندھ۔ سرائے میر۔ ڈھنگ۔ بیال گوڑہ۔ لوہی بندر بلوچستان۔ اردنا ہاسپٹل۔ پردھان بھینی۔ سیدھپور۔ مہر پور۔ لاڑکوئی۔ لدھیانہ۔ ہنگیر۔ دینام باڑی۔ لاشو (برما) حسن پور۔ ضلع دیناجپور۔ کلکتہ۔ جبل پور۔ ناوہ۔ کماسن بہری۔ گونڈہ۔ سیدپور (بنگال) اورنگ آباد۔ ناگو کی کلاپتی۔ ایلور۔ کولھاپور۔ ہری ہر پور۔ سکندر آباد۔ لونی پٹی۔ بنگلور چھاؤنی۔ جموں۔ کیملہ پور۔ اودے پور۔ جھاجھرہ۔ جمال گنج۔ مرزا پور۔ شملہ۔ انجن گاؤں۔ بیرسولہ بستی شہر شمس پور۔ دھن پور۔ سیکری جھکھا۔ اجامنہ۔ برتی۔ سرسیکر منڈلہ۔ فرخ آباد۔ سہل دلج۔ سہل گرمکھی۔ کن۔ نانڈ سیر۔ کانپور۔ کوپا گنج۔ بنگلور۔ بڑا گاؤں۔ بمبولوریہ۔ سیتا رام۔ قمر الدین کاریز۔ مالیر کوٹلہ۔ بمبئی۔ بہادر۔ بھوپے پور۔ کوٹہ۔ راجپوتانہ۔ جیٹھ (ضلع لکھنؤ)۔ احمد آباد۔ پوٹر گنج۔ فیصل آباد۔ ظفر پور۔ چٹاری۔ بہرو۔ جوڑیا۔ بڈودہ۔ برہمن گاؤں۔ جھیجل پردل۔ ناسک۔ منوناتھ بھنجن۔ سید راجہ۔ ہزاری باغ۔ جسوا۔ لیتھرا۔ کھرد۔ نرگاؤں۔ ڈوارا۔ پنڈرا۔ صوبنی۔ امراوتی۔ کمنول۔ سکیرا۔ لال گنج بازار۔ سلج نند گاؤں۔ باندا۔ تمس آباد۔ بھوپہ۔ ہاپوڑ۔ بھمبار۔ بیدا۔ تارا پور والا۔ لکھینا۔ گجرات۔ مدھوبن۔ رانٹی۔ بڑے گاؤں۔ پدمہ۔ گھورا ٹانک۔ بیرسہ۔ ہلدوانی۔ بلہور۔ دھائی پر بانڈہ۔ چھبرا ٹو۔

احتیاط

امرت دھارا کا اسقدر نام دیکھکر جھوٹے اشتہار بازوں نے اپنی ادویات مشتہر کر رکھی ہیں اور لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ امرت دھارا جیسی ہیں۔ کئی تو چھپ چھپکر امرت دھارا کا نام دیکھکر بیچ دیتے ہیں۔ کئی اپنی کتب کی بکری کے واسطے ظاہر کرتے ہیں۔ امرت دھارا کا نسخہ ایسا ہے۔ کئی لوگوں سے کافور اجوائن وغیرہ کا نسخہ امرت دھارا کا بتلا کر روپیہ بٹورتے ہیں یہ سب باتیں امرت دھارا کی مجربی پر ظاہر کرتے ہیں اور آپ کو ان سب سے بچنا چاہیئے۔ کوئی شخص سوائے پنڈت جی کے امرت دھارا کا نسخہ نہیں جانتا ہے۔ جو دعوے کرے جھوٹا ہے۔ نقال ہے۔ فرق دکھلانے کے واسطے نقل ہم بھی بنا کر رکھتے ہیں جس کی قیمت بارہ آنے ۱۲ ار فی شیشی ہے اور امرت دھارا اصلی شیشی کی دو روپے آٹھ آنے

خط و کتابت و تار کے واسطے پتہ:- "امرت دھارا" ۵۲ برانچ لاہور